نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان پنجاب

غلام احمد قادیانی

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤتِیۡهِ مَنۡ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

THE ALFAZL
QADIAN

اخبار ہفتہ میں تین بار

فی پرچہ تین پیسے

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی ۔ شش ماہی ۔ سہ ماہی

الفضل
قادیان

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۱۷/۱۸ ۔ جلد ۱۳

مورخہ ۱۳/۱۵ ۔ اگست سنہ ۱۹۲۵ء یوم پنجشنبہ مطابق ۲۲/۲۴ محرم الحرام سنہ ۱۳۴۴ھ

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ بفضلہ تعالےٰ بخیر و عافیت ہیں۔

خاندان نبوت اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ میں بھی خیریت ہے۔

جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب جن کی تبدیلی گوجرہ سے شملہ ہوئی ہے۔ اپنے اہل و عیال کو قادیان پہنچانے کے لئے تشریف لائے۔ جماعت شملہ کو مبارک ہو۔ کہ جناب ڈاکٹر صاحب موصوف جیسے انسان اس کے ہاں تشریف لے جا رہے ہیں۔

مدرسہ احمدیہ کے چند طلبا رحلقہ ارتداد میں تبلیغی خدمات کے لئے روانہ ہوئے۔

اہلیہ صاحبہ حافظ محمد ابراہیم صاحب فوت ہوگئیں جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے پڑھا۔ مرحومہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔

احمدیت دنیا کے کناروں تک

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی رپورٹ

لنڈن مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم اے اور مولوی غلام فرید صاحب ملک ایم اے ہر دو پیغام حق پہنچانے کے فرض کو پوری محنت سے ادا کر رہے ہیں۔ اخویم عزیز الدین صاحب مینجر اورنٹیل ہوس بھی اپنے تجارت کے کام سے فرصت کے وقت تقریریں کرتے رہتے ہیں۔

ریویو کا جولائی نمبر شائع ہو چکا ہے۔ اس میں بیت المقدس میں مسجد عمر کا فوٹو ہے۔ اور سیدنا عمر رضؓ خلیفہ ثانی کی یادگار کے سامنے مسیح موعودؑ کے خلیفہ ثانی حضرت فضل عمر کھڑے دکھائی دیتے ہیں۔

مسجد لنڈن کی تعمیر کے لئے ابتدائی کارروائی کی جا رہی ہے۔

امریکہ مولوی محمد دین صاحب بی اے مختلف علمی سوسائیٹیوں میں لیکچر دے رہے ہیں۔ آپ نے ایک عمدہ فہرست مضامین لیکچروں کے لئے شائع کی ہے۔ اسکے ساتھ اپنا فوٹو بھی دیا ہے۔

شکاگو کا مقامی کام بدستور ہو رہا ہے۔

ٹرینیڈاڈ سان جوآن واقعہ ٹرینیڈاڈ جزائر غرب الہند سے شیخ ابراہیم منڈیزی مبلغ احمدیت تحریر فرماتے ہیں۔

"میں حضور خلافت مآب کو خوشی سے اطلاع دیتا ہوں۔ کہ ٹرینیڈاڈ میں تبلیغ کا کام عمدگی سے ترقی پذیر ہے۔ تازہ ترین نو مسلموں میں ہمارا دوست لوتھر سٹوارٹ عبد الصادق ہے۔ جو الکسو کار دمسجد میں موذن ہے۔ اور پانچ وقت خوش الحانی سے اذان دیتا ہے۔

آپ سے ملتجی ہوں۔ کہ ٹرینیڈاڈ مشن کے لئے دعا فرماویں۔ میری دعا ہے۔ کہ کل دنیا میں اللہ تعالےٰ کی برکتیں سلسلہ احمدیہ پر نازل ہوں۔"

ہالینڈ ہماری مخلص بہن مس ہرابیت بڈ ہالینڈ سے

اسلامی سال نو ۱۳۴۴ھ پر جماعت کو مبارکباد دیتی ہیں۔ اور لکھتی ہیں۔ کہ مولوی صاحب ۲۰ ستمبر کو لیکچروں کے لئے ہالینڈ آئینگے۔

مسئلہ نبوت نے چند روز میری طبیعت پر بوجھ رکھا۔ مگر آخر جیسا کہ میں پہلے لکھ چکی ہوں۔ اللہ نے میری دستگیری کی۔ اور مجھے حقیقت سمجھا دی۔

ہماری بہن نے جولٹریچر اور ہالینڈ کے بعض اخبارات کے اقتباسات بھجوائے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دین حق اسلام مقبوضات ہالینڈ میں سماٹرا جاوا کے علاوہ جزائر سلیبز اور نیو گنی میں بھی پہنچ گیا ہے۔ مگر مسیحی مبلغین کی بڑی کوشش ہے۔ کہ اسلام کی ترقی کو روکیں۔ اور بُت پرست اقوام پر سُرعت کے ساتھ قبضہ کریں۔ کیونکہ اسلام کے پہنچنے کے بعد مسیحیت کی اشاعت رک جاتی ہے۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ مقبوضات ہالینڈ کی طرف متوجہ ہے۔ اور بفضلہ تعالیٰ ہم جلد خوش کن خبریں شائع کرنے کے قابل ہونگے۔

آسٹریلیا ہمارے مکرم دوست مولوی حسن موسیٰ خان کی طبیعت گو اچھی نہیں رہتی۔ تاہم آپ پوری کوشش سے اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت میں مصروف ہیں۔ جماعت آسٹریلیا نے چندہ خاص تحریک ایک لاکھ میں حصہ لیا ہے۔ اور ۱۱ پونڈ ۰ شلنگ کی رقم ارسال کی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

افریقہ شمالی نائجیریا کے علاقہ ایبولینڈ میں نئی احمدیہ جماعت قائم ہوئی ہے۔ اور امام شمس الدین کو کانو سے وہاں بھجوا دیا ہے۔ ایک نوجوان احمدی کے جانے پر اسکے گاؤں کے تمام نوجوانوں نے رومن کیتھولک یورپین پادری کو چھوڑ دیا۔ اور سلسلہ عالیہ میں داخل ہو گئے۔ ان لوگوں کی تربیت و تعلیم کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ جنوبی نائجیریا میں بفضلہ تعالیٰ عمدہ کام ہو رہا ہے۔ اخویم جنید اسہانی جو کونسل اکابر کے ایک معزز ممبر ہیں۔ مولوی عبد الرحیم صاحب نیر کو لکھتے ہیں:-

"میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کی ہر طرح سے مدد کرے۔ اور نہایت انبساط سے یہ کہتا ہوں۔ کہ جس پودے کو نصب کرنے کے لئے آپ آئے تھے۔ اب اسکی شاخیں تمام نائجیریا میں پھیل رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ پر برکات نازل فرمائے"۔

گولڈ کوسٹ سے مولوی فضل الرحمٰن صاحب حکیم اپنی مصروفیت اور کام کی ترقی کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:-

"ایمپائر ڈے کو ہمارے اسکول کے بچوں نے اپنی وردی کی خوبصورتی سے اور عمدہ طور پر نہایت کامیابی سے تمام امور کو بجا لانے کے باعث لوگوں کے دلوں میں گھر کر لیا۔"

کجا یہ کہ لوگ ہمیں گالیاں دیتے تھے۔ اور کجا یہ کہ اب اس قصبہ کا ہر ایک مرد و زن ہماری تعریف میں رطب اللسان ہے"۔

ایشیائی ممالک ایشیاء کے مختلف ممالک میں جانباز مبلغ سر بکف اس فرض کو ادا کر رہے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے حفاظت و اشاعت اسلام کے لئے ہمارے سپرد کیا ہے۔ ہر جگہ ان فدائیان اسلام کو بہائیت کی خفیہ مفسدہ پردازی اور مسیحیت کی باقاعدہ کوششوں اور ملانوں کی جہالت سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے۔ کہ ہماری قربانیاں حق کی فتح کا موجب ہونگی۔

افغانستان افغانستان میں ظلم کا سلسلہ جاری ہے۔ احمدیت سرکاری جرم قرار دیا گیا ہے۔ اور رشوت ستان حکام ہر جگہ لوگوں کو احمدیت کے شبہ میں گرفتار کر کے اپنے ہاتھ رنگتے ہیں۔ جہاں تک حالات معلوم ہوتے ہیں۔ ان سے یہ پتہ چلتا ہے۔ کہ افغانستان کے ارباب حل و عقد کو خدائے واحد کی ذات کا کوئی خوف نہیں۔ اسلام کی عزت کا کوئی پاس نہیں۔ تاریخ عالم سے ناواقفی ہے۔

احمدی قوم! اگست آ گیا۔ ۱۳ اگست کو شہید وفا مولوی نعمت اللہ خان کی سنگساری ہوئی تھی۔ اس واقعہ کو یاد کر کے دعا کرو۔ کہ اللہ تعالیٰ افغانستان کو ظلمت وجہل کی غلامی سے نکالکر نور و ہدایت کی آزادی نصیب کرے۔

مصر قاہرہ میں عید کی نماز جناب شیخ یعقوب علی صاحب نے پڑھائی۔ شیخ محمود احمد صاحب مبلغ مصر لکھتے ہیں کہ حبیب اللہ نام ایک دوست تبلیغ کے کام میں مدد دیتے ہیں اور آنریری مبلغ کے طور پر کام کرتے ہیں۔ وہ علاقہ قاہرہ میں تبلیغ کر رہے ہیں۔

ناظرین اخبار سے معذرت

افسوس ہے۔ کہ اخبار الفضل نمبر ۱۵ اسے باقاعدہ وقت پر شائع نہیں ہو سکا۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اخبار چھاپنے والی مشین کا ایک ضروری پرزہ ٹوٹ گیا ہے۔ تا حال یہ مشکل پورے طور پر حل نہیں ہو سکی۔ اس لئے اگر ایک دو پرچے اور دیر سے نکلیں۔ تو مجھے معذور سمجھا جائے۔

نیازمند

مینیجر الفضل۔ قادیان دارالامان

اخبار احمدیہ

اعلیٰ امتحانوں میں کامیابی "جناب فیاض علی صاحب احمدی سرادہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ امسال ان کے تین صاحبزادوں نے اعلیٰ امتحانات پاس کئے ہیں۔ نثار احمد صاحب نے ایل ایل بی کا۔ ممتاز احمد صاحب نے ایم اے کا۔ رشید احمد صاحب نے ایم ایس سی کا امتحان پاس کیا ہے۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔

ضروری اطلاع بیاہ شادی کے متعلق ایک مضمون اخبار میں احباب نے ملاحظہ فرمایا ہے۔ اس کے متعلق احباب اپنی اپنی آرا بہت جلد دفتر تعلیم و تربیت میں ارسال فرما کر مشکور فرماویں۔ ناظر تعلیم و تربیت۔ قادیان۔

مشرف بہ اسلام شیخ تجمل حسین صاحب کی ساعی جمیلہ سے ایک خاکروب ۲/۸ کو بعد از نماز مغرب مسجد احمدیہ شہر فیروز پور میں میاں محمد امیر صاحب کے ہاتھ پر مشرف با اسلام ہوا۔ اللہ تعالیٰ استقامت بخشے۔ آمین۔ خاکسار احمد جان عفا اللہ عنہ سکرٹری دعوت و تبلیغ جماعت احمدیہ۔ ضلع فیروز پور

درخواست دُعا میری والدہ صاحبہ عرصہ چھ ماہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ بجائے مہربانی اخبار میں درج فرما کر مشکور فرمادیں۔ احقر عبد الجلیل از لاہور۔

دعائے مغفرت میرا نوجوان حقیقی بھائی عزیز غلام رسول جو ایک ہی تھا۔ فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت نیک اور سعید تھا۔ میرے رشتہ داروں میں سے اسوقت تک صرف اسی کو خدا تعالیٰ نے احمدیت میں داخل ہونے کی سعادت بخشی تھی۔ دو سال ہوئے۔ اسکی شادی کی گئی تھی۔ مرحوم اپنے پیچھے دیگر لواحقین کے علاوہ چند ماہ کی بچی بھی چھوڑ گیا ہے۔ احباب کرام خاص طور پر دعا فرماویں۔ کہ خدا تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور جوار رحمت میں جگہ دے۔ نیز پسماندگان کو صبر کی توفیق بخشے۔ خاکسار غلام نبی ایڈیٹر الفضل

سر سریندر و ناتھ کی وفات

پر جماعت احمدیہ کی طرف سے پیغام تعزیت

حسب ذیل تار جناب ذو الفقار علی خان صاحب ایڈیشنل سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے مسٹر آر۔ ایس شرما موجودہ ایڈیٹر بنگالی کو دیا:-

۱۰ اگست قادیان"۔ سر سریندر ناتھ کی وفات پر بہت صدمہ ہوا۔ آنجہانی ہندوستان کے مشہور بہی خواہوں میں سے ایک تھے مہربانی فرما کر جماعت احمدیہ قادیان اور اسکے امام کی طرف سے آنجہانی

(بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)
الفضل
یوم پنجشنبہ - قادیان دار الامان - ۱۳/۱۵ اگست ۱۹۲۵ء

مشترکہ اغراض کیلئے مسلمانان ہند کی تنظیم

جماعت احمدیہ اور علمائے دیوبند

یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ جناب ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو نے مسلمانوں کی ابتر حالت کو دیکھ کر اور اہل ہنود کا تختہ مشق ستم پا کر ان کی بہتری کے لئے تنظیم کے نام سے جو کوشش شروع کی ہے۔ وہ باوجود تنگ دل اور کوتہ اندیش علماء کی مخالفت کے مقبول ہو رہی ہے۔ اور مسلمان بڑی خوشی اور شوق سے اس میں حصہ لے رہے ہیں۔ چنانچہ ۳۱ جولائی امرتسر میں اس تحریک کے متعلق جو جلسہ زیر صدارت جناب میر غلام بھیک صاحب نیرنگ جامع مسجد خیر الدین میں ہوا۔ اس میں ایک پرزور تقریر میں یہ بتانے کے بعد کہ "بعض علماء کرام (علمائے دیوبند و بریلی) احمدی جماعت کو شریک کرنا نہیں چاہتے" جب جناب ڈاکٹر صاحب نے حاضرین جلسہ سے جو کثیر تعداد میں جمع تھے کہا:- "جو بھائی ملکر کام کرنا چاہتے ہیں۔ وہ ہاتھ بلند کریں۔ تو تمام لوگوں نے ہاتھ کھڑے کر دیئے۔ اور ایک نے بھی مخالفت میں ہاتھ کھڑا نہ کیا" (تنظیم - ۷/ اگست)

اس سے ظاہر ہے۔ کہ مسلمانوں میں یہ احساس پیدا ہو رہا ہے۔ کہ غیر مسلم طاقتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے دنیوی امور میں بھی متحدہ کوشش کریں۔

جناب ڈاکٹر صاحب نے اپنی مذکورہ بالا تقریر میں مسلمانوں کو ہر خیال کے لیڈروں کی عزت کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے یہ بھی فرمایا۔

"یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ اصول کے ماتحت ہر خیال کے لوگوں کو مشترکہ کام کے لئے مل جانا چاہیئے۔ مگر افسوس کا مقام ہے۔ کہ جب سر فضل حسین یا سر محمد شفیع کا نام آجاتا ہے تو فوراً بگڑ بیٹھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ ہم کس کا استقبال کریں۔ اور کس سے ملیں۔ ان سے جو ہمارے دشمن تھے۔ مگر میں پوچھتا ہوں۔ کہ جو لوگ یہاں بیٹھے ہیں۔ وہ بتلائیں۔ ان میں سے کون ہے جو تارک موالات ہے۔ اگر میں تنظیم کا کام شروع کروں گا۔ تو سب سے پہلے اپنے مخالفوں کو اپنے ساتھ ملاؤں گا۔ کیا تم نہیں جانتے۔ کہ اگرچہ مالویہ جی میاں جی کے اصولاً سخت مخالف ہیں۔ اور یقیناً انہیں کی وجہ سے تحریک ترک موالات کو ایک بڑی حد تک شکست ہوئی مگر باوجود اتنے بڑے اختلاف کے کیا مہاتما جی نے ان کے خلاف ایک لفظ بھی کہا۔ بلکہ میرے دوستو وہ تو ان کو پوجیہ (پرستش کے لائق) مالوی جی سمجھتے ہیں۔ اگر آج تم سر فضل حسین کو برا کہو گے یا گالی دو گے تو ہم سے سینکڑوں کوس دور بھاگینگے"۔

یہ ایک نہایت ہی ضروری امر ہے۔ جس کی طرف جناب ڈاکٹر صاحب نے مسلمانان امرتسر کو متوجہ کیا۔ اور جو مسرت ہے۔ کہ سننے والوں نے اسے دل کے کانوں سے سنا۔ اور جناب ڈاکٹر صاحب کی آواز پر لبیک کہکر اپنے عمل سے ثابت کر دیا۔ کہ مسلمانوں کے لئے ہر خیال کے مسلمان لیڈروں کی تعظیم و تکریم کرنا نہایت ضروری ہے۔

یہی وہ بات ہے۔ جس کی طرف امام جماعت نے پہلے بھی اور اب آل مسلم پارٹیز کانفرنس کے موقعہ پر مسلمانوں کو ان الفاظ میں متوجہ کیا تھا:-

"اگر ایک فریق عدم تعاون کا قائل ہو۔ تو اسے نہیں چاہیئے۔ کہ تعاون کے خیال والوں کی ذاتی مخالفت کرے۔ یا ان کی نیت پر الزام لگائے افسوس مسلمانوں نے اپنے پچھلے غلط رویہ سے کتنا نقصان اٹھایا ہے۔ جبکہ ہندوؤں کے تعاونی لیڈر پنڈت مالویہ صاحب پبلک اور کانگریس میں ویسے ہی معزز رہے۔ جیسے کہ وہ پہلے تھے۔ سر سپرو اور شاستری اسی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے رہے جس سے پہلے دیکھے جاتے تھے۔ مسلمانوں کے لیڈر مسٹر جناح اور فضل الحق سر شفیع اور اسی قسم کے دوسرے لوگ جو عدم تعاون کے قائل نہ تھے۔ یا اسکے اندھا دھند مقلد نہ تھے۔ ان کی آواز اس طرح دبا دی گئی۔ کہ گویا انہوں نے ملک کی کوئی خدمت کی ہی نہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہندو تعاون اور عدم تعاون دونوں کے فوائد سے مالا مال ہو گئے۔ اور مسلمان دونوں طرف سے گھاٹے میں رہے"۔

اگر تمام مسلمان اس بات کو ذہن نشین کر لیں۔ اور ہمیں امید ہے کہ جناب ڈاکٹر سیف الدین اور ان کے رفقاء نے جس طرح یہ بات مسلمانان امرتسر کو سمجھا دی ہے۔ کہ اختلاف آراء کی وجہ سے کسی لیڈر کی قومی اور ملکی خدمات کو نظر انداز کر کے اسکی تحقیر نہیں کرنی چاہیئے۔ اسی طرح وہ تمام ہندوستان کے مسلمانوں کو بھی بتانے کی کوشش کرینگے۔ تو مسلمان بہت سے قومی نقصانات سے بچ سکتے ہیں۔ کیونکہ مسلمانوں کی متفقہ اور متحدہ اغراض کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہر خیال کے لوگ ملکر کام کریں۔ اور مسلمانوں کی حالت درست کرنے کی کوشش کریں۔

لیکن اگر اب بھی مسلمانوں نے اس طرف توجہ نہ کی۔ اور اپنے قومی مفاد کو اندرونی اختلافات میں پڑ کر تباہ و برباد کر دیا۔ اس نئی تحریک تنظیم کا بھی وہی حشر ہو گا۔ جو آج تک ان کی تمام تحریکات کا ہوتا رہا ہے۔

دیوبندی علماء اور ان کے ہوا خواہوں نے اس بہانہ سے اس تحریک کی مخالفت شروع کر دی ہے۔ کہ اس میں احمدی جماعت کے نمائندوں کو کیوں شامل کیا گیا ہے۔ اور وہ اس خطرہ کا اظہار کر رہے ہیں۔ کہ اس طرح احمدیوں کو مسلمان ہونے کا سرٹیفیکیٹ مل جائے گا۔ مگر انہیں یاد رکھنا چاہیئے ہم ان کے کسی سرٹیفکیٹ کے نہ محتاج ہیں۔ اور نہ اس کی کچھ حقیقت سمجھتے ہیں۔ وہ پہلے خود تو علماء بریلی سے اپنے مسلمان ہونے کی سند حاصل کریں۔ ہماری جماعت نے اس تحریک میں شامل ہونے پر اگر آمادگی ظاہر کی ہے۔ تو محض اس لئے کہ مسلمانوں کے متحدہ اغراض اور مقاصد کے حصول کے لئے جس قدر مدد ہم دے سکتے ہیں۔ دیں۔ نہ کہ کسی ذاتی منفعت کے لئے۔ اور آج تک جس طرح بارہا ہم مسلمانوں کے مفاد کے لئے اپنی خدمات پیش کر چکے ہیں۔ اسی طرح اب کی ہیں۔ اگر مسلمانوں کو یہ منظور نہ ہوں۔ اور وہ دیوبندی وغیرہ علماء کے کہنے پر ان سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ تو ہمیں افسوس اور رنج ہو گا۔ مگر اس لئے نہیں۔ کہ ہمیں اپنا کوئی ذاتی فائدہ مدنظر تھا۔ جو حاصل نہ ہوا۔ بلکہ اس لئے کہ مسلمان ایک خلل دماغ کی پختہ اور انتظامی رنگ

رنگ میں دنیا کے سب مسلمانوں سے بڑھی ہوئی جماعت کی مخلصانہ امداد سے جان بوجھکر محروم ہو گئے۔

دیو بندیوں وغیرہ کو اتنا تو سوچنا چاہیئے۔ کہ ہم اس تحریک میں شامل ہو کر مسلمانوں سے کچھ مانگتے نہیں۔ بلکہ اپنی خدمات پیش کرتے ہیں۔ پھر اگر ہمیں شامل نہ کیا جائے گا۔ تو ہمارا کیا بگڑ جائے گا۔ ہاں سمجھدار اور انصاف پسند لوگوں پر واضح ہو جائے گا۔ کہ تنگدل اور کوتہ اندیش مولویوں نے مسلمانوں کو مشترکہ فوائد اور اغراض کے لئے متحد نہ ہونے دیا اور احمدی جماعت نے نہایت فراخ حوصلگی سے متحدہ اغراض کے لئے جو امداد دینی چاہی تھی۔ اس سے فائدہ نہ اٹھایا۔

پھر اس طرح ہمارے نادان اور کینہ پرور مخالفین کے اس اعتراض کا بھی ازالہ ہو جائے گا۔ کہ احمدی جماعت مسلمانوں کے متحدہ کاموں میں شامل نہیں ہوتی۔ اور ہر موقع پر الگ تھلگ رہتی ہے۔ حالانکہ آج تک کوئی ایک موقعہ بھی ایسا نہیں پیش آیا۔ جب مسلمانوں کے قومی فوائد اور اغراض کا سوال اٹھا ہو۔ اور امام جماعت احمدیہ نے اس کے متعلق نہایت صحیح راہ نہ بتائی ہو۔ اور اسکے مطابق اپنی امداد نہ پیش کی ہو۔ اسی اصل کے ماتحت آپ نے آل مسلم پارٹیز کی درخواست کو منظور فرماتے ہوئے نہ صرف اپنی جماعت کے نمائندوں کو اس میں شمولیت کے لئے بھیجا۔ بلکہ نہایت دلسوزی کے ساتھ کانفرنس کے پروگرام کے متعلق قیمتی مشورے بھی دئے لیکن اگر مسلمانوں کو ہماری شرکت گوارا نہ ہو۔ تو چشم ما روشن اور دل ما شاد۔ ہماری جماعت ان کی طرح نہیں۔ جسے دل بہلانے اور وقت گذارنے کے لئے آئے دن کوئی نیا کھلونا چاہیئے۔ ہمارا کام اتنا وسیع ہے۔ اور ہمارا مقصد اور مدعا اتنا بلند ہے۔ کہ جس کے لئے ہمیں ایک ایک منٹ کی ضرورت اور ایک ایک فرد کی حاجت ہے۔ مسلمان دیوبندی علماء اور ان کے عاقبت نا اندیش پیرؤوں کے ہاتھ میں تحریک تنظیم کا انتظام دے کر بھی دیکھ لینگے۔ کہ اس کا کیا انجام ہوتا ہے۔

اصل بات یہ ہے۔ جیسا کہ مولوی نذیر احمد صاحب خجندی ایڈیٹر غالب نے جو بذات خود امرتسر کے جلسہ میں شریک تھے لکھا بھی ہے کہ:۔

"جمعیۃ العلماء اور دیوبندیوں نے کانفرنس کی مخالفت اس وجہ سے کی۔ کہ کہیں تبلیغ کا شعبہ توڑ کر آل پارٹیز کی تنظیم میں داخل نہ کر دیا جائے۔ یا صاف لفظوں میں یہ کہو۔ کہ ہزار ہا روپیہ جس بہانے سے وصول کر کے مخصوصین کا پیٹ پالا گیا ہے۔ وہ ہاتھوں سے چھوٹنے نہ پائے۔" (غالب ۲ر اگست ۱۹۲۵ء)

مسلمانوں کو مجرم قرار دینے کی روا ناکوشش

ہندوؤں کی طرف سے

پچھلے دنوں علاقہ سندھ کے متعلق ہندو اخبارات نے بڑا واویلا مچا رکھا تھا۔ کہ مسلمان زبردستی ہندو عورتوں کو اغوا کر کے لے جاتے ہیں۔ اس شور و شر نے اتنی اہمیت اختیار کی۔ کہ سرکاری حکام سندھ کو اس بارے میں خاص تحقیقات کرنی پڑی۔ اور انہوں نے سب واقعات کا پتہ لگا کر اعلان کیا۔ کہ بے شک ہندو عورتوں کے بھاگنے کے واقعات ہوئے ہیں۔ لیکن ان میں زبردستی کو اتنا دخل نہیں ہے جتنا مرضی اور دوستانہ تعلقات کا ہے۔

اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ہندو اخبارات مسلمانوں کو قصوروار قرار دینے کے لئے کس طرح واقعات کی شکل بدلکر پیش کرتے۔ اور ان سے کیسے غلط نتائج اخذ کرتے ہیں۔

اسی سلسلہ میں ایک تازہ مثال پیش کی جاتی ہے قریباً سب ہندو اخبارات میں ریاست گونڈل (علاقہ گجرات) کا ایک واقعہ نہایت اشتعال انگیز طریق سے شائع ہو رہا ہے۔ مثلاً آریہ پتر بریلی (یکم اگست) نے حسب ذیل چار عنوان اس کے متعلق لکھے ہیں:۔

"(۱) ہندو دو تم کو کب ہوش آئے گا
(۲) ہندو شریف زادیاں زبردستی چھینی جا رہی ہیں
(۳) ریاست گونڈل میں ایک نہایت جگر خراش واقعہ
(۴) شریف گھرانوں کی لڑکیاں کٹنیوں کے ذریعہ نکلوائی جا رہی ہیں"

ان عنوانوں سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ مضمون میں کیا رنگ اختیار کیا گیا ہو گا۔ مسلمانوں کو بہت کچھ برا بھلا کہتے ہوئے واقعہ یوں بیان کیا ہے:۔

"گونڈل میں ایک بدچلن عورت نے منگلا نامی سولہ سالہ برہمن لڑکی کا موٹر کی سیر کا بہلاوا دیکر اغوا کیا۔ اور اسے نور محمد نامی ایک با اثر ٹھیکیدار کے مکان پر پہنچا دیا۔ نہ صرف اتنا ہی بلکہ تاریخ اغوا سے ایک دن پہلے کی تاریخ ڈالکر گونڈل کے فوجدار کے نام ایک چٹھی اس مضمون کی بھیجدی گئی۔ کہ لڑکی اسلام قبول کرنے پر رضامند ہے۔ اور وہ نور محمد سے درخواست کرتی ہے۔ کہ اس کی شادی وہ اپنے بیٹے کے ساتھ کر دے۔ اور کہ درصورت نہ ہونے شادی کے مغویہ کی زندگی محال ہو گی۔ اس کے بعد ہی منگلا کا نکاح ایک افغان مولوی نے زبردستی پڑھ دیا"

ان حالات کو پڑھ کر لازمی ہے۔ کہ ہر ایک ہندو مسلمانوں کے خلاف غم و غصہ سے پیچ و تاب کھانے لگ جائے۔ لیکن اصل حقیقت کیا ہے۔ اسے سوامی شردھانندجی کی زبانی سن لیجئے۔ آپ اپنے قلم سے ۲ر اگست کے "تیج" میں لکھتے ہیں:۔

"ریاست گونڈل کے مجسٹریٹ کی عدالت میں ایک ہندو بدھوا کا مقدمہ پیش ہے۔ منگلا نامی بدھوا کا بیان ہے۔ کہ وہ تیرہ سال کی عمر میں بیوہ ہو گئی۔ غالباً اس کو شوہر کے ساتھ ہمبستری کی بھی نوبت نہ پہنچی ہو گی۔ اسکے بعد وہ جوان ہو گئی۔ یہ اخباروں کی رپورٹ سے نہیں معلوم ہوا۔ کہ اس کی عمر اسوقت کیا ہے۔ لیکن یہ صاف ظاہر ہے۔ کہ وہ خود اپنے ہندو گھر سے نکلکر مسلمانوں کے ہاں چلی گئی۔ اور اسوقت نور محمد کے پسر عزیز کے ساتھ اپنی مرضی اور رغبت سے شادی کرنا بیان کرتی ہے۔ اور کہتی ہے۔ کہ اسپر کوئی دباؤ نہیں ڈالا گیا"

اگرچہ سوامی جی نے یہ سچی شہادت اپنے اس بیان کو تقویت پہنچانے کے لئے دی ہے۔ جو انہوں نے ہندو بیواؤں کی حالت زار کے متعلق پیش کیا ہے۔ لیکن اس سے ظاہر ہے کہ اصل واقعہ کو ہندو اخبارات نے کس قدر خلاف رنگ میں پیش کیا ہے۔ اس سے اگر یہ سمجھا جائے۔ کہ اس قسم کے جس قدر واقعات ہندو اخبارات میں درج ہوتے ہیں۔ ان میں خواہ مخواہ مسلمانوں کو مجرم اور قصوروار قرار دیا جاتا ہے تو بالکل درست ہو گا۔

ہندو اخبارات کو چاہیئے۔ وہ ایسے واقعات کو جن سے عوام کے جذبات مشتعل ہو کر فتنہ و فساد کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ دیدہ دانستہ غلط طریق سے نہیں پیش کرنے چاہئیں۔ مذکورہ بالا واقعہ کو غلط طریق سے پیش کرنے کا یہ نتیجہ ہو رہا ہے۔ کہ ریاست گونڈل کے ہندو صاحبان نے مسلمانوں کے خلاف جلسے کئے۔ ہڑتال کی۔ اور راجہ صاحب کو تاریں دیں۔ حالانکہ مسلمانوں کا اس میں کچھ بھی قصور نہیں ہے۔

اسلام میں عورت کا درجہ

اس عنوان سے اخبار آریہ گزٹ (۳۰ جولائی) ایک نوٹ لکھتا ہوا یہ اعتراض کرتا ہے۔ کہ

"استریوں کے چال چلن کے متعلق اسلام کا نکتہ نگاہ (نقل مطابق اصل) ایسا کمزور اور شرمناک ہے۔ کہ بیچاری عورت کو دوسرے آدمی کی ہوا بھی نہیں لگنے دی جاتی"

آریہ صاحبان کو اگر ان کا دھرم اپنی "استریوں" کو دوسرے آدمی کی ہوا لگوانے کی اجازت دیتا ہے۔ اور وہ اس پر عمل کرتے ہیں۔ تو انہیں مبارک ہو۔ لیکن کیا اس کا جو نتیجہ نکل رہا ہے۔ اس کی طرف بھی "آریہ گزٹ" نے کبھی خیال کیا ہے۔ وہ ان واقعات اور حالات سے قطع نظر کرکے جو آئے دن آریہ اخبارات کے صفحات کی زینت بنتے رہتے ہیں۔ "شری سوامی شردھانند جی مہاراج" کے حسب ذیل الفاظ ملاحظہ کرے۔ جو انہوں نے ۲۷ر اگست کے "تیج" میں رقم فرمائے ہیں:-

"اس وقت ہمارے بھارت دیش میں ۱۰ لاکھ کے قریب ودھوائیں بتلائی جاتی ہیں۔ ان میں سے ملک کے مختلف حصوں میں روز پچاس ساٹھ ہندو گھروں سے باہر نکل جاتی ہیں۔ ان میں سے شاید ۲۵ فیصدی مسلمانوں کے اور ۵ فیصدی عیسائیوں کے گھر بیٹھ جاتی ہیں۔ باقی ستر فیصدی طوائف بن کر بازاری عورتوں میں شامل ہو جاتی ہیں"

کیا یہ دوسرے آدمیوں کی ہوا لگنے کا ہی نتیجہ نہیں ہے۔ اگر اسی کا نتیجہ ہے۔ تو بتلایا جائے استریوں کے چال چلن کے متعلق ویدک دھرم کا نقطہ نگاہ کمزور اور شرمناک ہے۔ یا اسلام کا۔

عورتوں کو دوسرے آدمیوں کی ہوا لگوانا

پھر اگر اپنی عورتوں کو دوسرے مردوں کی ہوا لگوانا ایسا ہی مفید اور ضروری ہے۔ جیسا کہ آریہ گزٹ سمجھتا ہے۔ اور ویدک دھرم میں اس کے متعلق خاص ہدایت موجود ہے۔ تو "آریہ گزٹ" کو شری سوامی شردھانند جی سے پوچھنا چاہیئے۔ کہ انہوں نے اپنے اسی مضمون میں یہ کیوں لکھا ہے:-

"میری رائے میں ہندو شرفاء کو ایک بات کا خیال ضرور رکھنا چاہیئے۔ جس مسلمان شریف کے زنانے میں ان کا گذر نہ ہو سکے۔ اسے وے اپنے زنان خانہ میں آنے کی اجازت نہ دیں"

مسلمانوں کو تو اسلام اجازت نہیں دیتا۔ کہ کسی غیر آدمی کو اپنے زنان خانہ میں آنے دیں۔ جس پر آریہ گزٹ اعتراض کر رہا۔

آریہ سماجی اور سناتن دھرمی

آریہ سماجی اخبارات تحریری طور پر اور آریہ لیکچرار میدان مناظرہ میں یہ سوال اٹھایا کرتے ہیں۔ کہ احمدیوں کو چونکہ مولوی صاحبان مسلمان نہیں سمجھتے۔ اس لئے انہیں کوئی حق نہیں۔ کہ اسلام کے قائم مقام بن کر آریوں کے مقابلہ پر آئیں۔ یہ بودا اور لچا عذر آریوں کو ہمارے مقابلہ میں فرار کرنے کے لئے ایسا پسند آیا۔ کہ سوامی شردھانند جی نے بھی اپنے ایک اعلان میں لکھدیا۔ کہ دوسرے فرقے چونکہ احمدیوں کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ اس لئے آئندہ آریہ ان سے قطعاً مباحثات نہ کریں۔

لیکن ہندوؤں میں خود آریہ سماجیوں کو جو پوزیشن حاصل وہ آریوں ہی کے مشہور اخبار پرکاش (۲۲ر اگست) کے الفاظ میں یہ ہے۔ کہ

"سناتن دھرم کا نیا خون آج آریہ سماج کی مخالفت میں خوب ابلتا ہے۔ اور اگر نوجوان سناتنیوں کا بس چلے۔ تو وہ آریہ سماج کو صفحہ ہستی سے مٹانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ آج سناتنیوں کی اگر کوئی خواہش ہے۔ تو یہ کہ خود مٹ جائیں تو پروا نہیں۔ آریہ سماج نظر نہ آئے"

کیا ہمیں بتایا جائے گا۔ کہ ان حالات میں آریہ سماج کو ویدک دھرم کا قائم مقام کہلانے کا کیا حق حاصل ہے ہم ان کی طرح یہ نہیں کہیں گے۔ کہ چونکہ ہندو صاحبان انہیں ویدک دھرمی نہیں سمجھتے۔ اس لئے ہم ان سے مباحثہ نہیں کریں گے۔ لیکن اسی رنگ کا اعتراض کرتے ہوئے انہیں اپنی حالت ضرور دیکھ لینی چاہیئے۔

"محمڈنزم" اور "مرزائیت"

شیخ صادق حسن صاحب رکن مجلس وضع قوانین ہند کی طرف سے ایک قرارداد مسلمان اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ جسے وہ مجلس مذکور کے آئندہ اجلاس میں پیش کرینگے۔ اور وہ یہ ہے:-

"یہ اسمبلی حضور وائسرائے سے درخواست کرتی ہے۔ کہ آئندہ تمام سرکاری کاغذات کتب و امثلہ میں اصطلاح "محمڈن" و "محمڈنزم" کی بجائے "مسلم" اور "اسلام" استعمال کیا جائے"

لیکن مسلمانوں کی اپنی حالت ملاحظہ ہو۔ ایک طرف یہ قرارداد شائع کر رہے ہیں۔ اور دوسری طرف جماعت احمدیہ کا ذکر "مرزائیت" اور "مرزائی" کے الفاظ سے کر رہے ہیں۔ اس بارے میں ہمیں فتنہ انگیز مولویوں کے متعلق اظہار رنج نہیں۔ جتنا جناب ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو اور انکے اخبار کے متعلق ہے جنہوں نے ہمارے متعلق مندرجہ بالا الفاظ استعمال کئے ہیں۔

چودھویں صدی کے مولوی

چند دن ہوئے اخبار "زمیندار" نے بتقاضائے طبیعت یہ نیش زنی کی تھی۔ کہ:-

"قادیانی مسیح کو سلطان القلم ہونے کا دعویٰ تھا۔ مگر حضرت کو عمر بھر کبھی چار سطریں بھی صحیح لکھنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ آپ کے لاکھوں مرید ہیں۔ ان میں صدہا لکھنے پڑھنے والے بھی موجود ہیں۔ لیکن دیکھ لیجئے۔ انہیں مولانا ابوالکلام آزاد اور مولوی ظفر علی خاں جیسا ایک بھی انشاپرداز اور اقبال سا ایک بھی شاعر نصیب نہیں ہوا"

چونکہ مولانا ابوالکلام آزاد اور سر ڈاکٹر اقبال کا نام "زمیندار" نے خواہ مخواہ لے دیا ہے۔ وہ نہ اس جیسے تنگ ظرف و دریدہ دہن ہیں اور نہ کبھی وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مد مقابل بن کر کھڑے ہوئے ہیں۔ اس لئے میں ان کی نسبت کچھ نہیں کہونگا۔ البتہ مولوی ظفر علی خاں صاحب جنہیں اپنی انشاپردازی پر بڑا ناز ہے۔ اور اسی گھمنڈ میں وہ سلسلہ احمدیہ کو نقصان پہنچانے کی سعی کرتے ہوئے متعدد بار ذلت اور رسوائی کے گڑھے میں گر چکے ہیں۔ اس لئے اس موقعہ پر انہی کے متعلق کچھ عرض کیا جائیگا۔

"زمیندار" نے اپنی مندرجہ بالا سطور میں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انشاپردازی پر اعتراض کیا ہے۔ وہاں یہ بھی اعتراف کیا ہے۔ کہ آپ کے لاکھوں مرید ہیں۔ ان میں صدہا لکھنے پڑھنے والے بھی ہیں۔ اور یہ ایسے لوگ ہیں جو حضرت مرزا صاحب کے نام پر اپنا مال و جان قربان کرنے کے لئے نہ صرف تیار ہیں۔ بلکہ قربان کر رہے ہیں۔ کون ہے۔ جو جماعت احمدیہ کی بے نظیر مالی قربانیوں سے واقف نہیں۔ اور کون ہے۔ جو شہدائے کابل کے ذکر سے آگاہ نہیں۔ جنہوں نے اپنی جانیں دے دیں۔ مگر حضرت مرزا صاحب سے علیحدگی گوارا نہ کی۔

اس کے مقابلہ میں بتایا جائے مولوی ظفر علی خاں کی انشاپردازی نے کیا نتیجہ پیدا کیا۔ ان کی تحریروں پر فدا ہو کر کتنے اپنا مال قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اور کتنوں نے اپنی جانیں ان کی خاطر قربان کر دیں۔ اگر کوئی ایک بھی ایسا شخص نہیں ہے۔ تو کس منہ سے "زمیندار" حضرت مسیح موعود کے مقابلہ میں ایسے شخص کو پیش کرنے کی جرأت کر رہا ہے۔

پھر تازہ واقعات پر نظر کیجئے۔ امام جماعت احمدیہ نے اپنی اس جماعت سے جو اس وقت تک لاکھوں نہیں کروڑوں روپیہ خدا کی راہ میں صرف کر چکی ہے۔ تین ماہ کے قلیل عرصہ میں مقررہ

چندوں کے علاوہ ایک لاکھ چندہ خاص کا مطالبہ فرمایا جس پر جماعت نے میعاد مقررہ کے اندر ایک لاکھ دس ہزار روپیہ نقد اور پانچ ہزار کی جائداد پیش کر دی۔ پینتالیس ہزار کے وعدے اس کے علاوہ ہیں۔

مگر مولوی ظفر علی خاں کے ساتھ گوجرانوالہ اور فیروز پور کے جلسوں میں چندہ کی اپیل پر جو سلوک ہوا۔ وہ "زمیندار" کو معلوم ہے۔ گوجرانوالہ میں جب بار بار کی منت وسماجت کے بعد کسی نے ایک پیسہ بھی نہ دیا۔ تو مولوی صاحب نے اپنے سر سے ٹوپی اتار کر مجمع میں پھرائی۔ لیکن جب اس کے پاس واپس لائی گئی۔ تو معلوم ہوا۔ تین روپے سے زیادہ اس کی قسمت میں نہ تھے۔ میرے خیال میں اگر مولوی صاحب اس ٹوپی کو فروخت کرتے۔ تو بھی تین سے زیادہ ہی رقم وصول ہو جاتی۔ قریباً یہی حال فیروز پور میں ہوا۔

جس شخص کی اپنے ہم خیال اور ہم عقیدہ لوگوں میں یہ قدر و منزلت ہو۔ اور جسکی تحریر و تقریر کا یہ نتیجہ ہو۔ اس کی استعداد انشاء پردازی کا مقابلہ ایسے انسان سے کرے جس نے لاکھوں جان نثار پیدا کر دیئے ہوں کیونکر جائز ہو سکتا ہے ؛

پھر اور دیکھئے۔ مولوی ظفر علی خاں صاحب کی سب سے عزیز چیز اگر کوئی دنیا میں ہے۔ تو "زمیندار" ہے۔ اور یہی ان کی انشاپردازی کی جلوہ گاہ۔ مگر اس کی جو حالت ہے۔ وہ اس "عرض حال" سے ظاہر ہے جو اسی سال کے ماہ مئی میں مولوی صاحب موصوف نے اپنے دستخط سے پیش کی۔ اس میں آپ یہ ذکر کرنے کے بعد۔ کہ :-

"منصوبہ عظیم قائم کرنے کا اہتمام کیا۔ کہ شائد اس کی مدد سے یہ (زمیندار) کا ڈوبتا ہوا بیڑا پھر اچھل آئے نتیجہ یہ ہوا۔ کہ صرف چند احباب مخلص کے قرضہ حسنہ کے سوا باقی تمام تر رقم سود پر لینی پڑی۔ اور پھر بھی پریس ہنوز ناتمام ہے"

اپنی حالت زار اس طرح بیان کرتے ہیں:۔

"آج مجھ پر مختلف حضرات کا تقریباً تیس ہزار روپیہ قرض ہے"

اس کے بعد اپنی تباہ حالی کے متعلق جن الفاظ میں منت وسماجت کی گئی۔ انہیں پڑھ کر شرم آتی ہے میں پوچھتا ہوں۔ کیا یہ اسی انشاپردازی کا صلہ ہے۔ جس پر زمیندار کو فخر ہے ؛

ان سب باتوں کو جانے دیجئے کیونکہ مولوی ظفر علی خانصاحب اور اسی قماش کے دوسرے لوگوں کی تحریر و تقریر سے اثر اسی طرح اڑ چکا ہے۔ جس طرح ان کے قلوب سے ایمان اور ان کی انشاپردازی کے متعلق تازہ سند بلاحظہ فرمائیے۔ جو معاصر مدینہ دیکم اگست نے دی ہے معاصر مذکور لکھتا ہے :-

"پنجاب کے ایک اور مدعی اردو "ہمہ گیر اور ہمہ دان" اخبار کے...

مضمون قتل مُرتد کے متعلق
ایک شبہ کا ازالہ

سیٹھ اسماعیل صاحب بمبئی سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ قتل مرتد کے مضمون نمبر ۷ میں ایک طرف تو یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ منافقین کی نسبت اللہ تعالٰے کا حکم ہے۔ کہ لاتصل علٰے احد منھم مات ابدا ولا تقم علٰے قبرہ۔ اور دوسری طرف اسی مضمون میں یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے رئیس المنافقین عبداللہ بن اُبیّ کا جنازہ پڑھا۔ یہ دونوں باتیں کس طرح تطبیق پا سکتی ہیں۔ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نعوذ باللہ آیت قرآنی کے خلاف کیا یا عبداللہ بن اُبیّ مرنے سے پہلے تائب ہو گیا تھا۔ یا یہ آیت عبداللہ بن اُبیّ کے مرنے کے بعد نازل ہوئی ؛

چونکہ ممکن ہے۔ یہ سوال بعض دیگر احباب کے دل میں بھی پیدا ہوا ہو۔ اس لئے میں اس کا جواب اخبار میں بھی دے دینا مناسب سمجھتا ہوں۔ عبداللہ بن اُبیّ کا جنازہ پڑھا جانے کی احادیث میں نے پوری نقل نہیں کی تھی۔ اسی وجہ سے یہ سوال پیدا ہوا۔ چونکہ یہ ایک مشہور حدیث تھی۔ اس لئے میں نے اس کا پورا نقل کرنا ضروری نہ سمجھا۔ لیکن چونکہ اس کے نقل نہ کرنے کی وجہ سے بعض کے دل میں شبہ پیدا ہوا ہے۔ اس لئے میں ایسے احباب کی اطلاع کے لئے پوری حدیث یہاں نقل کر دیتا ہوں۔ اس کے پڑھنے سے انشاء اللہ تعالٰے تمام شک دور ہو جائے گا۔ یہ حدیث صحیح بخاری میں موجود ہے۔ اور اس کے الفاظ حسب ذیل ہیں :

عن نافع عن ابن عمر انہ قال لما توفی عبداللہ بن اُبیّ جاء ابنہ عبداللہ بن عبداللہ الٰی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاعطاہ قمیصہ وامرہ ان یکفنہ فیہ ثم قام یصلی علیہ فاخذ عمر بن الخطاب بثوبہ فقال تصلی علیہ وھو منافق وقد نھاک اللہ ان تستغفر لھم قال انما خیرنی اللہ فقال استغفر لھم اولا تستغفر لھم وان تستغفر لھم سبعین مرۃ فلن یغفر اللہ لھم فقال سازیدہ علٰے السبعین۔ قال فصلی علیہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وصلینا معہ ثم انزل علیہ ولا تصل علٰے احد منھم مات ابدا ولا تقم علٰے قبرہ انھم کفروا باللہ ورسولہ وماتوا وھم فاسقون (ترجمہ) حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں۔ کہ جب عبداللہ بن ابی فوت ہوا۔ تو اس کا بیٹا عبداللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ نے اس کو اپنا کرتا دیا۔ اور فرمایا۔ کہ اسی میں اس کی تکفین کرنا۔ پھر جب آپ اس کا جنازہ پڑھنے کے لئے اٹھے۔ تو حضرت عمرؓ نے آپ کا کپڑا پکڑ لیا۔ اور عرض کیا۔ کہ کیا آپ اس کا جنازہ پڑھاتے ہیں۔ حالانکہ وہ منافق تھا۔ اور اللہ تعالٰے نے آپ کو ان کے لئے استغفار کرنے سے منع فرمایا ہے (حضرت عمرؓ کا اشارہ اس آیت کریمہ کی طرف تھا۔ استغفر لھم اولا تستغفر لھم وان تستغفر لھم سبعین مرۃ فلن یغفر اللہ لھم۔ یعنی آپ ان کے لئے استغفار کریں یا نہ کریں۔ اگر آپ ستر دفعہ بھی ان کے لئے استغفار کریں۔ اللہ تعالٰے ان کو نہیں بخشے گا) آپ نے جواب میں فرمایا۔ کہ اللہ تعالٰے نے مجھے اختیار دیا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کہ تم اس کے لئے استغفار کرو یا نہ کرو۔ اگر ستر دفعہ بھی استغفار کرو۔ اللہ تعالٰے ان کو نہیں بخشے گا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ میں ستر سے زیادہ دفعہ استغفار کرونگا پھر آپ نے اپنے صحابہ کے ساتھ مل کر عبداللہ ابن اُبیّ کا جنازہ پڑھا۔ اس کے بعد یہ آیت آپ پر نازل ہوئی۔ ولا تصل علٰے احد منھم مات ابدا ولا تقم علٰی قبرہ انھم کفروا باللہ ورسولہ وماتوا وھم فاسقون۔ یعنی اگر ان میں سے کوئی مر جائے۔ تو اس پر کبھی نماز جنازہ نہ پڑھو۔ اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہو۔ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا انکار کیا۔ اور نافرمانی کی حالت میں مر گئے ؛

مندرجہ حدیث واضح ہے۔ کسی تشریح کی ضرورت نہیں۔ اس سے یہ ظاہر ہے۔ کہ جنازہ کی ممانعت عبداللہ بن اُبیّ کی وفات کے واقعہ کے بعد نازل ہوئی۔ نیز یہ امر بھی قابل ذکر ہے۔ کہ عبداللہ بن اُبیّ کا بیٹا ایک مخلص مسلمان تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی دلجوئی کے لئے اسی کی درخواست پر اس کو اپنا کرتہ تکفین کے لئے دیا۔ اور اسی کی درخواست پر نماز جنازہ پڑھی ؛ (خاکسار شیر علی عفی عنہ)

احکام القرآن خریدیں

مکرمی حکیم محمد الدین صاحب گوجرانوالہ نے ایک کتاب احکام القرآن کے نام سے شائع کی ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمودہ احکام قرآن معہ ترجمہ جمع کر دیئے ہیں اس کی خریداری کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے پہلے بھی سفارش فرمائی تھی۔ حضور اب پھر ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ احباب خرید کر اس سے فائدہ اٹھائیں۔ قیمت ایک روپیہ ہے احباب حکیم صاحب موصوف سے منگوا لیں ؛

خاکسار

عبدالقدیر بی اے۔ افسر ڈاک حضرت خلیفۃ المسیح

...نے قلم سے مسلسل شائع ہو چکا ہے ؛

علماء ہند اور آل مسلم پارٹیز کانفرنس

(بجنور)

بجنور کے اخبار نجات نے اپنے ۷ ؍ اگست کے پرچہ میں مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت ایک لیڈنگ آرٹیکل شائع کیا ہے۔ جو درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

خداوند تعالیٰ ہمارے علماء کے حال پر رحم فرمائے۔ اور انکو خود غرضی کے مہلک مرض سے بچا کر تدبر و دانشمندی عطا فرمائے وہ امرتسر کی آل مسلم پارٹیز کانفرنس میں اس لئے شریک نہیں ہوئے کہ وہاں مسلمانوں کے دوسرے فرقوں کے (معاذ اللہ) کافر علماء موجود تھے۔ جن سے اگرچہ ان کے خیال میں تکلم و مجالست تو ناجائز ہے لیکن ان کے ساتھ دعوت کھا لینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ ڈاکٹر کچلو نے جمعیۃ علمائے ہند اور علمائے دیوبند کو جو دعوتی خطوط شرکت کانفرنس کے بھیجے تھے۔ ان کے جوابات دُر جواب الجواب معاصر "الجمعیۃ" میں شائع ہوئے ہیں۔ ان خطوط کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دعوتی خطوط پہنچنے پر جمعیۃ علماء ہند نے ایک اجلاس منعقد کر کے یہ تجویز پاس کی تھی۔ کہ اگر آل مسلم پارٹیز کانفرنس میں لاہوری احمدی اور قادیانی جماعتیں شریک ہوں۔ تو اس میں شرکت نہ کی جائے۔ اس لئے کہ اسلام کے تقدس و احترام کی حفاظت کا ذریعہ عدم شرکت پر مجبور کرتا ہے۔ اس تجویز کا مفہوم یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ آل مسلم پارٹیز کانفرنس میں شرکت کرنے والوں کو پہلے مسلمان تسلیم کیا جائے اور اسکے بعد کسی دوسرے مسئلہ پر غور کیا جائے۔

آج بیچارے بریلوی رضاخانیوں پر چاروں طرف سے اس لئے لے دے ہو رہی ہے کہ وہ مسلمانوں کے دوسرے فرقوں اور اپنے سے مختلف عقائد رکھنے والے مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔ لیکن مذکورہ بالا فتوے کی موجودگی میں غالباً اب کسی کو یہ شبہ باقی نہ رہیگا۔ کہ علماء ہند کے دوسرے طبقے بھی مسلمانوں کو کافر بنانے میں رضاخانیوں سے کچھ کم نہیں ہیں۔ اور علماء ہند خواہ کسی قدر دانشمند اور غیر اسلامی دست بُرد سے مجبور ہو کر کتنے ہی اُنتی پسند بن جائیں۔ لیکن کافر گری کا قدیم جنون ان کے دل و دماغ سے دُور نہ ہوگا۔ اور کبھی نہ کبھی اس جنون کا دورہ ضرور ہوگا۔

آل مسلم پارٹیز کانفرنس کوئی مذہبی جمعیۃ نہیں ہے۔ اور اس کا مقصد اعظم بھی صرف مذہب نہیں ہے۔ بلکہ اس کا منشاء مسلمانان ہند کے مختلف فرقوں کی تنظیم سیاسی رہنمائی اور تبلیغ و اشاعت ہے۔ اور تبلیغ و اشاعت علماء دیوبند کو ہے۔ اسی طرح اسلام کے دوسرے فرقوں کو بھی ہے۔ ایسی حالت میں بعض علماء کا یہ کہنا کہ اسلام کے ٹھیکیدار صرف ہم ہیں۔ اور مسلمانوں کی رہنمائی کا فرض تمام تر ہمارے ہاتھ میں رہنا چاہیئے۔ بالکل غلط اور خودغرضی پر مبنی ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ آل مسلم پارٹیز کانفرنس کا حقیقی منشاء یہ ہے کہ آج ہندوستان کے مسلمانوں میں جو افتراق و تشتت پایا جاتا ہے۔ اور ہر فرقہ بجائے خود اپنا راگ الاپ رہا ہے۔ اور دوسرے سے ملکر کام نہیں کرتا۔ اسکو دور کیا جائے۔ اور تمام اسلامی فرقوں کو اس ہموار سطح پر لا کر کھڑا کر دیا جائے۔ جو مخالف قوتوں اور غیر اسلامی اغراض کے مقابلہ میں سد سکندری کی طرح مضبوط و مستحکم ہو۔ یہ مقصد نہایت نیک ہے۔ اور اسکے منافع بھی بے شمار ہیں۔ لیکن علمائے ہند کی بعض جماعتوں نے ان اغراض و مقاصد کو دیکھکر اس خطرہ کو محسوس کیا۔ جو اس سے ان کے جماعتی اقتدار کو پہنچتا تھا۔ اور وہ اسی خودغرضی کی بناء پر شریک نہیں ہوئے۔

علمائے دیوبند اور ان کی ماتحت جماعت کا یہ پہلا ہی کارنامہ نہیں ہے۔ بلکہ وہ بہت دفعہ ایسے مواقع پر رجعت قہقری کر چکی ہے۔ اور خودغرضیوں کے مقابلہ میں اس نے بارہا مسلمانوں کے عظیم منافع کو قربان کر دیا ہے۔ اگر ہم جنگ طرابلس کے زمانہ کے اس فتوے پر غور کریں۔ جس میں زکوٰۃ اور دیگر صدقات کو مجاہدین طرابلس کی امداد کے لئے ضروری قرار دیا گیا تھا اور پھر اسی سال کی مدرسہ دیوبند کی رپورٹ کو پڑھیں جس میں ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ مجاہدین طرابلس کی امداد سے مدرسہ کی آمدنی کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ تو بآسانی ہم یہ فیصلہ کر سکتے ہیں۔ کہ عوام کی خودغرضیوں سے علماء کی خودغرضیاں اتنی ہی بلند و وسیع ہوتی ہیں۔ جس قدر کہ علماء عوام سے بلند مرتبہ رکھتے ہیں۔

پھر جنگ یورپ کے ایام میں علمائے دیوبند کی سیاست نے جو گل کھلائے ہیں۔ وہ بھی کسی سے مخفی نہیں ہیں۔ حضرت شیخ الہند مرحوم کے رفقاء اور خدام خاص خوب جانتے ہیں۔ کہ مدرسہ دیوبند کے ارباب حل و عقد نے اس زمانہ میں کس طرح اسلام اور مسلمانوں کی خدمات انجام دی تھیں۔ اور کافر گری سے بھی زیادہ اسلام کی جڑوں کو مضبوط اور حبل متین کو مستحکم کیا تھا۔

اگر علماء دیوبند اور ان کے پرستار دل کے نزدیک کسی ایسے اجتماع میں مسلمانوں کے تنظیمی مستقبل پر غور و خوض کرنے کے لئے شرکت ناروا ہے۔ جو کسی مذہبی مسئلہ پر بحث یا مباحثہ یا گفتگو کے لئے منعقد کیا جانے والا نہ تھا۔ تو ہمارا یقین ہے کہ بارہا ایسے اجتماعات میں شرکت کر کے علماء دیوبند اور ان کے معتقد ناجائز افعال کا ارتکاب کر چکے ہیں۔ اور ان کے پرستار تو روزانہ کافروں سے ملتے اور ان کی اعانت کرتے اور ان کے اجتماعات میں شرکت کر کے باہم مشورہ کرتے ہیں۔

کیا امرتسر کے اجلاس آل مسلم پارٹیز کانفرنس میں شرکت ان افعال سے بھی بدتر تھی۔ جو درس گاہوں۔ کرتوں۔ دفتر کے وسیع مکانوں اور حجروں میں روزانہ کئے جاتے ہیں۔ ہم کو افسوس کے ساتھ آج پھر یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہمارے علماء کا طبقہ مسلمانوں کی حقیقی اصلاح کی قطعی اہلیت نہیں رکھتا۔ خودغرضی اور ذاتی اقتدار کی طمع نے اسکی آنکھوں کو بند کر دیا ہے۔ اور وہ بجز اس کے کچھ نہیں کرنا چاہتا۔ کہ مسلمانوں کے روپیہ کو جا و بیجا اپنے صرف میں لائے۔ چندوں کی رقموں سے عالیشان مکان بنائے۔ غریب مسلمانوں سے پیسہ پیسہ کر کے جمع کئے ہوئے روپیہ سے سکنڈ کلاس میں سفر کرے۔ اعلیٰ قسم کی چاء اور سگرٹ پیئے۔ اور پھر آرام سے اپنے گھر آ بیٹھے۔

واقعہ یہ ہے۔ کہ ہمارے علماء اس قدر تنگ نظر اور تنگ دل ہیں۔ کہ اسلام کی کس مپرسی اور مسلمانوں کی عام تباہی بھی ان کو اپنی جگہ سے نہیں ہٹا سکتی۔ اگر ان کی تنگ نظری اور تنگ دلی کا یہی عالم رہا۔ تو اس کا نتیجہ یقیناً ایک روز یہ ہوگا کہ یا تو مسلمان نااہل رہنماؤں سے عاجز آ کر دوسری قوموں میں جذب ہو جائینگے۔ یا علماء سو کو ان کے حال پر چھوڑ دیا جائیگا۔ اور پھر نہ تو ان کی کوئی سُنے گا۔ اور نہ ان کے ارشادات واجب التعمیل سمجھے جائینگے۔ دنیا آج جس طرف جا رہی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اگر جلد علماء ہند نے اپنی روش نہ بدلی۔ تو ایک روز ان کا حشر بھی وہی ہوگا۔ جو دوسرے اسلامی ممالک میں ہو رہا ہے۔

ریویو

تحقیق واقعات کربلا

کوائف کوفیان بے وفا

اس نام کی ایک ڈیڑھ سو صفحہ کی کتاب سید دلاور شاہ صاحب مہتمم احمدیہ بک ڈپو۔ کوچہ چابک سواراں لاہور نے حال ہی میں شائع کی ہے۔ کتاب کے متعلق صرف اتنا کہدینا کافی ہے کہ جناب مولوی خادم حسین صاحب احمدی بھیروی کی شیعہ مذہب کے متعلق محققانہ سعی کا نتیجہ ہے۔ جس میں معتبر کتب شیعہ اور قابل وثوق علماء اثنا عشریہ کی شہادات سے یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچائی گئی ہے کہ کربلا کے دردناک واقعات کے ذمہ وار اہل کوفہ ہی تھے۔ جو شیعہ تھے۔ کتاب نہایت مفید اور فائدہ بخش ہے۔ مندرجہ بالا پتہ سے ایک روپیہ قیمت پر مل سکتی ہے احباب ضرور منگوا کر مستفیض ہوں۔

افتتاح صیغہ امانت

اغراض صیغہ امانت

اس صیغہ کے اغراض حسب ذیل ہونگے۔ احمدیوں میں اپنی معمولی آمد سے روپیہ بچا کر پس انداز کرنے کی عادت پیدا کرنا۔ تاکہ یہ روپیہ ان کی غیر معمولی اور غیر متوقع ضروریات کے وقت کام آسکے۔ اور ایسی ضرورت کے وقت انکو قرض لیکر زیربار نہ ہونا پڑے۔ مثلاً بسا اوقات بیماریوں۔ بیاہ شادیوں۔ بچوں کی تعلیم۔ مکان بنوانے۔ کوئی فائدہ مند جائداد پیدا کرنے اور سلسلہ کی طرف سے غیر معمولی تحریکات میں حصہ لیکر ثواب حاصل کرنے وغیرہ وغیرہ کی وجہ سے غیر معمولی اخراجات پیش آجاتے ہیں۔ جو کہ اگر پاس روپیہ نہ ہو تو بہت سی دقتوں اور پریشانیوں کا موجب ہوتے ہیں۔ اسی طرح بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ گھر میں کمانے والا مر فوت ہو جاتا ہے۔ اور پس ماندگان اس قابل نہیں ہوتے کہ اپنا گذارہ کر سکیں۔ ایسے اوقات میں بھی پس انداز کردہ روپیہ کام آتا ہے۔ اور بھی کئی طرح آمد سے بچا بچا کر پس انداز کرتے رہنا جائز طور پر فائدہ مند ہو سکتا ہے۔

مگر اس غرض کے لئے جب تک کوئی علیحدہ باقاعدہ انتظام نہ ہو۔ روپیہ بچا کر جمع کرنا مشکل ہے۔ کیونکہ پاس رکھا ہوا روپیہ اکثر معمولی ضروریات پر خرچ ہی ہو جاتا ہے۔ اور باقی نہیں رہ سکتا۔ اس لئے فی الحال صرف اغراض مندرجہ بالا کے ماتحت صیغہ امانت کے لئے قواعد تجویز کئے گئے ہیں۔ جب جماعت میں یہ عادت پیدا ہو جائے۔ اور امانت کا طریق روپیہ جمع کرنے اور واپس لینے کا عام طور پر جاری ہو جائے تو پھر آئندہ اور وسیع اغراض کے لئے بھی روپیہ جمع کیا جا سکتا ہے۔ جن کے ذکر کی فی الحال ضرورت نہیں ہے۔

مندرجہ بالا اغراض کو پورا کرنے کے لئے کچھ تجاویز پیش کی جاتی ہیں۔

ہر ایک احمدی کو بہ پابندی شرائط ذیل بیت المال قادیان کے "صیغہ امانت" میں امانت داخل کرنے کی اجازت ہے۔ جو مقررہ فارم کی خانہ پری کر کے دفتر صیغہ امانت میں پیش کرے۔ مگر ناظر بیت المال کی رپورٹ پر مجلس نظارت کو حق حاصل ہوگا کہ بغیر وجہ بتائے کسی کا حساب امانت کھولنے سے انکار کر دے یا جاری شدہ حساب کو بعد ادائگی واجبات بند کر دے۔

شرائط امانت

(۱) اگر باوجود رعایت رکھنے ان تمام اسباب حفاظت مال کے جو حالات کے ماتحت ہوں۔ پھر بھی کسی وجہ سے خدانخواستہ کوئی نقصان ہو جائے۔ تو حسب احکام شریعت اسلامی بحصہ رسدی اس نقصان کا امانتدار بھی حصہ دار ہوگا۔

(۲) جو امانتیں چیکوں یا ڈرافٹ کی یا کرنسی نوٹ غیر ممالک یا غیر سرکل کی صورت میں وصول ہونگی۔ ان کے بدلوانے پر جو اخراجات دفتر صیغہ امانت کے ہونگے۔ وہ بذمہ حسابدار ہونگے۔ اور اصل اخراجات لئے جاوینگے۔ اور ان کے علاوہ اور کوئی محنتانہ نہ لیا جائیگا۔

(۳) پہلی قسط امانت دس روپے سے کم نہ ہوگی۔ اور نہ پہلی دفعہ آنے پائی وصول کئے جاوینگے۔

(۴) واپسی امانت بذریعہ رسید/رقعہ مطبوعہ ہوگی۔ جو ۲۵-۵۰ اور ۱۰۰ اوراق تک کی مجلد پر مشتمل ہوگا۔ اور بعوض فی رقعہ ایک پیسہ دفتر صیغہ امانت سے حسابداروں کو مہیا کیا جاویگا۔

(۵) حسابدار کو مبلغ بیس روپے سے زائد رقم پر ار کا رسیدی ٹکٹ لگانا لازم ہوگا۔

(۶) مبلغ پانچ روپے سے کم کوئی رسید/رقعہ ادا نہیں کیا جاویگا البتہ آخری رسید/رقعہ بقائے کے ماتحت ہوگی۔

(۷) کوئی رسید/رقعہ پوسٹ ڈیٹ یعنی تاریخ مندرجہ سے پہلے ادا نہیں کیا جاویگا۔

(۸) تاریخ تحریر رسید/رقعہ سے ساٹھ دن سے زیادہ گذرنے پر وہ رسید/رقعہ منسوخ سمجھا جاویگا۔ مگر ہندوستان سے باہر رہنے والے امانتداروں کے لئے یہ میعاد ایک سو پچاس دن ہوگی۔

(۹) امانتدار کو ششماہی اپنے اپنے بقائے کی اطلاع دیجاویگی بصورت اختلاف حسابداروں کیلئے دفتر متعلقہ کو جلد سے جلد آگاہ کرنا ضروری ہے۔

(۱۰) حسابداروں کو اپنے دستخطوں کا نمونہ دفتر صیغہ امانت بیت المال میں اپنی درخواست امانت کے ساتھ داخل کرنا ہوگا۔ جو دفتر میں محفوظ رہے گا۔ اور حسابدار کو چاہیئے کہ اپنے نمونہ دستخط کا آئندہ بھی خیال رکھے۔ یعنی دستخط کا وہی طرز ہو۔ جو دفتر میں محفوظ ہے۔

(۱۱) اگر کسی حسابدار کا کوئی رسید/رقعہ خدانخواستہ گم ہو جاوے۔ تو اس کی اطلاع بہ تفصیل یعنی نمبر تاریخ رقم یا بندہ فوراً افسر صیغہ امانت بیت المال کو کر دے۔ ورنہ ادائگی کی ذمہ داری صیغہ امانت پر نہ ہوگی۔

(۱۲) اگر کوئی چیک یا ڈرافٹ یا غیر ملک یا غیر سرکل کا کرنسی نوٹ کیش کرانے کے لئے دفتر بیت المال میں پیش کیا جاوے۔ تو اصل اخراجات کے علاوہ کوئی محنتانہ چارج نہ کیا جائیگا اور قیمت بعد از وصول ادا کی جائیگی۔

(۱۳) نیز اگر کوئی صاحب دفتر بیت المال کے ذریعہ کسی جگہ اندرون یا بیرون ہند روپیہ بھیجنا یا منگوانا چاہیں۔ تو اس پر بھی بیت المال کا اصل خرچ لیا جائے گا۔

(۱۴) تمام امانتوں کا حساب پبلک سے بصیغہ راز رہے گا۔ البتہ حسابدار اپنا اپنا حساب ہر وقت دیکھ سکتے ہیں۔

(۱۵) اگر کوئی حسابدار سال سے زائد عرصہ کے گذشتہ حساب کی نقل طلب کرے۔ تو ۸ر اسکی اجرت دفتر بیت المال وصول کریگا۔

(۱۶) چونکہ قادیان میں کوئی بینک نہیں۔ اور اگر خدا نے چاہا کہ روپیہ زیادہ جمع ہو جاوے۔ تو اس صورت میں چونکہ زیادہ حصہ روپے کا بینک میں رکھنا پڑے گا۔ اس لئے ہر ایسا حسابدار جسے اپنی امانت سے ایک ہزار یا اس سے زیادہ روپیہ واپس لینے کی ضرورت ہو۔ تو یا تو وہ کسی بینک کے نام کا چک قبول کرے یا دفتر بیت المال کو ایک ہفتہ پہلے اطلاع دے۔ اور جس طریق یا ذریعہ سے روپیہ وصول کرنا ہو۔ وہ بھی ساتھ ہی بہ تفصیل تحریر کر دے۔ کہ آیا قادیان میں دستی وصول کرنا ہے یا کسی بینک یا بیمہ یا منی آرڈر کے ذریعہ۔

(۱۷) باستثنا یوم جمعہ یا کسی تعطیل کے دفتر کے اوقات میں ۲ سے ۴ بجے تک ہر روز امانت کا روپیہ برعایت نمبر ۱۶ واپس مل سکیگا۔

(۱۸) ہر ایک حسابدار کو اگر وہ پسند کرے۔ تو دفتر سے ایک پاس بک ایک روپیہ قیمت ادا کرنے پر دی جاویگی جو حسابدار وقتاً فوقتاً دفتر ہذا میں بھیجدیا کرے گا۔ جسے دفتر مکمل کر کے واپس کر دیا کریگا۔ حسابدار خود پاس بک میں کوئی اندراج نہ کر سکیگا۔ اگر کسی حساب کی پاس بک کسی وجہ سے گم ہو جائے تو انکی تحریری درخواست اور نیز ایک روپیہ قیمت ادا کرنے پر دوسری پاس بک دی جاویگی۔

(۱۹) اگر کسی حسابدار کو سہواً اسکے بقائے سے زیادہ روپیہ دفتر سے ادا ہو جائے۔ تو حسابدار اسکی واپسی کا ذمہ دار ہوگا۔

(۲۰) حسابدار کو چاہیئے۔ کہ رسید یا رقعہ پر اگر کوئی اندراج قلمزن کرے یا کوئی تحریر مشکوک ہو جائے۔ تو اس پر اپنے تصدیقی دستخط کرے۔ کیونکہ کوئی مشکوک رسید یا رقعہ دفتر سے ادا نہ کیا جائے گا۔

نمونہ درخواست

بخدمت افسر صاحب صیغہ امانت
بیت المال۔ قادیان۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

منکہ .... ولد ....
ساکن .... کا ہوں۔

دفتر صیغہ امانت بیت المال قادیان میں اپنا امانتی حساب کھولنا چاہتا ہوں۔ اور اسوقت مبلغ .... دفتر مذکورہ بالا میں بطور امانت جمع کراتا ہوں۔ جو عند الطلب رسید دیکر کل یا جزو واپس لے سکوں گا۔ لہذا اس تحریر کے ذریعہ درخواست ہے کہ میرا امانتی حساب دفتر میں کھولا جائے۔

میں ان تمام شرائط اور رقیود کا پابند ہوں گا۔ جو نظارت کی طرف سے امانتی حساب کے متعلق نافذ ہو چکی ہیں یا آئندہ ہوں ؛

نوٹ :۔ امانت دار اپنے دستخط کے ساتھ ہی اس درخواست میں یہ بھی لکھ دے گا۔ کہ اگر وہ فوت ہو جائے۔ تو اس کا روپیہ فلاں شخص یا اشخاص وغیرہ کو دیا جاوے ؛

عام ہدایات

۱۔ جن عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ یا دوسرے دوستوں کو یہ اعلان پہنچے۔ ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اپنی جماعت یا اپنے قریب کے احباب کو اس سے مفصل اطلاع دیدیں۔ اور تحریک کریں۔ کہ کچھ نہ کچھ رقم ضرور پس انداز کرنے کی عادت ڈالی جائے۔ اور اس سے امیر و غریب سب فائدہ اٹھائیں۔ بلکہ غرباء کو اس سے فائدہ اٹھانے کی زیادہ ضرورت ہے۔ جب ایک مرتبہ وہ یہ سلسلہ شروع کر دیں گے۔ تو انشاء اللہ ضرور جاری رہیگا اور بہت مفید نتائج پیدا کرے گا۔ آج کل قوموں کی بہتری کے لئے لازمی ہے۔ کہ ان کے افراد میں کچھ بچا رکھنے کی عادت عام طور پر پیدا کی جائے ؛

۲۔ گو قواعد کی رو سے ضروری نہیں۔ مگر سہولت کام کے لئے بہتر ہے۔ کہ جو دوست روپیہ امانت میں داخل کرنا چاہیں۔ وہ اپنا امانتی حساب کھولنے کی درخواست اور روپیہ جماعت کے سیکرٹری یا امیر کی معرفت ارسال کریں۔ اس کے یہ معنی ہرگز نہیں۔ کہ براہ راست درخواست اور روپیہ بھیجنے والے کی امانت داخل نہ ہوگی۔ امانت سب کی داخل ہوگی۔ بلکہ ہر شخص کے حسابات علیحدہ اور خفیہ رکھے جائیں گے۔ اور جملہ خط و کتابت براہ راست کی جائے گی ؛

۳۔ جن فارموں کے نمونے امانت داخل کرنے اور واپس لینے کے لئے اس اعلان میں دیئے گئے ہیں۔ اگر وہ طبع شدہ نہ ملیں۔ تو اسی نمونہ کے مطابق معمولی سادہ کاغذ پر لکھ کر بھیج سکتے ہیں۔ لیکن یہ خیال رہے۔ کہ نمونہ کے عین مطابق لکھا جائے۔

۴۔ جو عورتیں خود لکھنا نہیں جانتی ہیں۔ ان کی اور بچوں کی طرف سے بھی روپیہ بذریعہ کسی ولی کے امانت میں داخل ہو سکتا ہے ؛

۵۔ جملہ خط و کتابت افسر صاحب صیغہ امانت بیت المال سلسلہ احمدیہ قادیان پنجاب ہندوستان ہونی چاہیئے ؛

نیاز مند

عبدالمغنی۔ ناظر بیت المال۔ قادیان

وصیت ۲۲۹۴

میں امۃ العزیز بنت قاضی فضل کریم صاحب قریشی ساکن قادیان کی ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ؛

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

(۲) جو رقومات میں اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل کر کے رسید حاصل کر لوں۔ ایسی تمام رقومات حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاوینگی

(۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ پانچ صد روپیہ زیور و برتن وغیرہ مبلغ اڑہائی صد روپیہ ۶/۵/۲۵

گواہ شد :۔ محمد ظہور الدین اکمل عفی اللہ عنہ۔

العبد :۔ امۃ العزیز زوجہ پیر رشید احمد ارشد

گواہ شد :۔ رشید احمد ارشد خاوند موصیہ

وصیت ۲۲۹۳

میں حشمت بی بی زوجہ میاں محمد اسماعیل راجپوت ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور کی ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ؛

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۲) جو رقومات میں اپنی زندگی میں داخل کر جاؤں۔ وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کی جاویں گی ؛

(۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیور طلائی مالیتی ۱۰۰ نقرئی ۵۰ مہر ۵۰ کل میزان ساڑہے ۲۰۰ روپیہ

فقط والسلام ؛ ۲۹/۴/۲۵

گواہ شد :۔ عبدالرحیم محلہ دارالرحمت۔ قادیان

الوصیہ :۔ حشمت بی بی بقلم خود ؛

گواہ شد :۔ دین اللہ بقلم خود محلہ دارالرحمت ؛

وصیت ۲۳۰۷

میں احمد الدین ولد میاں حسن الدین صاحب قوم ٹھور راجپوت ساکن کھاریاں ضلع گجرات کا ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ؛

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ مگر میں اس وقت دو صد روپیہ ماہوار کا یوگنڈہ ملک افریقہ میں میڈیکل اسسٹنٹ ہوں۔ لہذا میں اپنی ماہواری آمدنی کی ۱/۱۰ حصہ کی رقم باقاعدہ ماہوار خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرتا رہوں گا۔ (بمد وصیت) نیز یہ بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ کہ کوئی جائداد میری ایسی پیدا ہو۔ جو میری اس آمدنی سے نہ بنی ہو۔ بلکہ کسی اور طریق سے مثلاً ورثہ وغیرہ سے ملے اس کے بھی دسواں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور میرے ورثا کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ وہ اس وصیت پر عمل کریں۔ ۵ جولائی ۱۹۲۵ء بمقام قادیان

گواہ شد :۔ عبدالرحمٰن قادیانی

العبد :۔ ڈاکٹر احمد الدین میڈیکل اسسٹنٹ یوگنڈہ افریقہ میڈیکل ڈیپارٹمنٹ ؛

گواہ شد :۔ سراج الحق نعمانی ؛

وصیت ۲۳۰۲

میں فضل محمد خاں ولد منشی فیض محمد خاں صاحب مرحوم ساکن جالندھر کا ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ؛

میری اس وقت موجودہ تنخواہ مبلغ ماہانہ ۱۱۶ روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز آئندہ کے لئے بھی یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ اگر میری وفات پر کوئی ایسی جائداد میری ملکیت میں ثابت ہو۔ جو میری آمدنی سے جس کا عشر میں نے ادا کر لیا ہو۔ نہ بنی ہو۔ بلکہ کسی اور طریق سے مثلاً ورثہ وغیرہ سے مل جاوے۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک و قابض صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط

بقلم خود فضل محمد خاں احمدی دفتر ڈی ایف۔ اے۔ ملٹری فائنینس ڈیپارٹمنٹ شملہ ؛

گواہ شد :۔ برکت علی احمدی امیر جماعت احمدیہ شملہ بقلم خود ؛

گواہ شد :۔ عمر الدین احمدی شملہ بقلم خود ؛

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰

ضابطہ دیوانی

باجلاس سردار گیان سنگھ صاحب بی اے۔ پی سی ایس سب جج بہادر ضلع ہوشیار پور

رلامل ولد پہلو مل قوم کری سکنہ اونہ مدعی۔ بنام ننشی ولد چھجو قوم جھبور سکنہ اونہ مدعا علیہ ؛

دعویٰ ۱۲/ ع

بنام ننشی ولد چھجو قوم جھبور۔ سکنہ اونہ۔

مقدمہ ہذا میں بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے۔ کہ تم تعمیل سمن اور حاضری عدالت سے گریز کرتے ہو۔ اس لئے تمہارے نام اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے کہ بتقرر ۲۷ ۸/۲۵ حاضر عدالت ہذا ہو کر جواب دہی مقدمہ کرو۔ ورنہ کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی ۔ تحریر ۳ ۸/۲۵

مہر عدالت دستخط حاکم

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰

ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چودھری محمد لطیف صاحب سب جج جھنگ

رام چند۔ جیون داس پسران عطر چند اقوام رنجہ نابالغان بولایت سوہیا رام ولد پیارا رام رنجہ سکنہ قائم پور دانہ تحصیل شور کوٹ۔ بنام مغلا

دعویٰ ما صہ

اشتہار بنام مغلا ولد عنایت ذات سپرا سکنہ قائم مہر دانہ تحصیل شور کوٹ ؛

درخواست مدعی پر عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے۔ کہ مدعا علیہ دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کر رہا ہے۔ اسواسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہ مورخہ ۲۴ ۸/۲۵ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کرے۔ ورنہ اس کے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی۔

تحریر ۲۳ ۷/۲۵ مہر عدالت دستخط حاکم

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰

ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چودھری محمد لطیف صاحب سب جج جھنگ

دوکان گوردتہ رام چانن داس بذریعہ چانن داس ولد گوردتہ رام دریانے سکنہ چک ۴۸۲ تحصیل شور کوٹ۔ بنام برکت

دعویٰ ۔/۸۰۰

اشتہار بنام برکت ولد الٰہی بخش ذات ارائیں سکنہ حال بھینی چاہ دولا ارائیں والا تحصیل و ضلع ملتان ؛

درخواست مدعی پر عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے۔ کہ مدعا علیہ دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کر رہا ہے۔ اسواسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہ مورخہ ۱۵ ۸/۲۵ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کرے۔ ورنہ کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی۔

تحریر ۔ ۱۴ ۷/۲۵

مہر عدالت دستخط حاکم

اشتہارات

سرمہ منظور نظر

کے متعلق ہمیں کچھ خود لکھنے کی ضرورت نہیں۔ یہ اپنے اسم بامسمےٰ ہونے کا ثبوت خود آپ کو دے گا۔ جو کہ دکھتی آنکھوں دھند۔ جالا۔ سفیدی چشم۔ ککرے نئے ہوں یا پرانے۔ ضعف بصر۔ خارش۔ آنکھوں سے پانی آنا وغیرہ میں خدا کے فضل سے اکسیر ہے۔ ایک دفعہ ضرور منگا کر تجربہ کرو۔ قیمت رفاہ عام کے لئے بالکل واجبی فی تولہ اڑھائی روپے معہ محصولڈاک

مینجر شفاخانہ دلپذیر پسلانوالی ضلع سرگودہا

احمدی ڈاکٹروں و طبیبوں نیز طبی مذاق رکھنے والے احمدی احباب کو مژدہ

صاحبان آپ حذاقت مآب جناب استاد الاطباء حکیم احمد الدین صاحب احمدی بانی انجمن خادم الحکمت شاہدرہ لاہور و موجد طب جدید کے نام نامی و اسم گرامی سے واقف ہونگے جنہوں نے امسال سالانہ جلسہ قادیان شریف پر بذریعہ پمفلٹ شائع شدہ آنصاحبان کو دعوت ممبر انجمن خادم الحکمت ہونے کی دی تھی۔ ان کی بنا کردہ انجمن خادم الحکمت جو ایک لمبے عرصہ سے طبی خدمات کر رہی ہے۔ طبی دنیا سے مخفی نہیں ہے۔ خدا تعالےٰ نے بطفیل مسیح موعود علیہ السلام قبلہ حکیم صاحب پر علم طب کے باریک نکات اور دقیق در لطیف رموزات کا دروازہ کھول دیا ہے۔ جس سے ایک دنیا مستفید ہو کر اس طبی انکشافات جدید پر عش عش کر رہی ہیں۔ چنانچہ تھوڑے دن ہوئے۔ کہ اس انجمن نے ایک کتاب

مجربات طب جدید

دستور العمل (فارماکوپیا) بزبان اردو مرتب کی ہے۔ جو کہ شائع ہو کر ہاتھوں ہاتھ چل رہی ہے۔ اس میں بانی انجمن قبلہ حکیم صاحب و ممبران انجمن کے عمر بھر کے آزمودہ کر مجربہ شدہ بایۂ ناز نسخے نئے طبی اصول پر درج کئے گئے ہیں۔ تا کہ انجمن کے ممبران کو یہ کتاب دستور العمل کا کام دے سکے۔ طب یا لیس نسخوں سے یہ فارماکوپیا بالکل مبرا ہے ؛

چونکہ احمدی قوم وہ قوم ہے۔ جسے خدا کے مسیح نے زندہ کیا۔ اور خدا کے ارشاد کے ماتحت دنیا کی ہر ایک قسم کی بہبودی انکی سپرد ہو چکی ہے۔ لہذا اس کے تمام طبابت پیشہ ممبران و طب سے مذاق رکھنے والے صاحبان کو اس کتاب کے مطالعہ سے خالی نہ رہنا چاہیئے کیونکہ وہ اس فن عزیز سے مخلوق خدا کو مستفید کرتے ہوئے دین کے اہم کام تبلیغ جیسے بھی اس فن کے ذریعہ باسانی کر سکتے ہیں۔ وما علینا الا البلاغ۔ ہم نے بکنے چڑے الفاظوں سے اشتہار کو بالکل مبرا رکھا ہے۔ اس کی زیادہ صداقت یہ ہے۔ کہ اگر آپ کو یہ فارماکوپیا ناپسند آئے۔ تو ایک ہفتہ کے اندر واپس کردیں۔ ہم وی پی کے خرچ کی رقم کاٹ کر بقایا رقم آپ کو بھیج دیں گے ضخامت صفحہ ۶۸ قیمت عہ علاوہ محصولڈاک ؛

ملنے کا پتہ

حکیم حافظ محمد عبد الرحمٰن حکیم حاذق سند یافتہ درجہ اول پنجاب یونیورسٹی جو ممبر انجمن خادم الحکمت مقام کوٹلہ مغلاں ضلع ڈیرہ غازیخاں

(اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں نہ کہ الفضل۔ ایڈیٹر)

ممالک غیر کی خبریں

— مجلس انگورہ کے آئندہ اجلاس میں کچھ لوگ یہ تجویز پیش کریں گے۔ کہ پیری مریدی کا جو سلسلہ قائم ہے۔ اور جس کی وجہ سے ملک میں بہت خرابیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ اس پر کچھ قانونی پابندیاں عاید کی جائیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ایسا خیال اس وجہ سے پیدا ہوا۔ کہ آج کل ہیئت فسادیہ کے متعلق جو انکشافات ہوئے ہیں۔ ان کی تہ میں بھی پیری مریدی کا جھگڑا ہے۔

— عمان کی تازہ خبریں مظہر ہیں۔ کہ مدائن صالح اور مدینہ منورہ کے درمیان نجدیوں نے حجاز ریلوے پر سخت حملہ کیا۔ جو فوج حجاز ریلوے کی محافظت کے لئے وہاں موجود تھی۔ اس سے جنگ۔ وہاں میں تین حاجی بھی مارے گئے۔ اور ریل گاڑی معان واپس آ گئی۔

— مارشل پیتین جو پیرس کو تشریف لے جا رہے ہیں۔ مارسلز میں جہاز سے اترے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ مراکش میں جنگی کارروائیاں بہت جلد ہونے والی ہیں۔ اور جنگی اور سیاسی اعتبار سے موثر ہونگی۔ تمام ضروری سامان موقعہ پر پہنچ گیا ہے۔

— مقام لاریفہ میں سامان حرب کے میگزین کا ایک حصہ اڑ گیا خیال کیا جاتا ہے۔ یہ کام مجاہدین ریف کا ہے۔

— ڈوسلڈارف۔ ڈوئسبرگ اور روہروٹ کے علاوہ تمام روہر سے فرانسیسی اور بلجیمی سپاہ روانہ ہو گئیں۔ اور کوئی حادثہ رونما نہیں ہوا باشندگان روہر نے کوئی ایسا مظاہرہ نہیں کیا جس سے فساد ہونے کا خطرہ پیدا ہوتا۔

— ہیٹر سے نکلکر جام صاحب نوانگر یہ اپنی موٹر کار تلاش کر رہے تھے۔ کہ کسی نے ان کا بٹوا اڑا لیا۔ جس میں بعض کاغذات۔ انکے والدین کے فوٹو اور پانسو پونڈ نقد تھے۔

— انگریزی تاریخ میں یہ واقعہ قابل قدر ہے۔ کہ اب عورتوں کو سب سے پہلی مرتبہ یہ حق دیدیا گیا ہے۔ کہ وہ اول کی سول سروس کے لئے مقابلہ کر سکینگی۔ داخلہ ۳۴ امیدوار لڑکیوں کا بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ممکن ہے آئندہ عورتیں بورڈ آف ٹریڈ یا وزارت بحری کی سردار اعلیٰ یا نائب وزیر ہند ہو سکیں گویا سول سروس کے سب سے بڑے عہدے جن کی تنخواہ تین ہزار پونڈ ہے۔ ان کے لئے کھل جائیں گے۔

— جبل دروز اور شام میں فرانسیسی فوجی کارروائیوں کو اطمینان بخش کہا جا سکتا ہے۔ ہوائی کارگذاریوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۸۰ باغی مارے گئے۔ ۲۸ جولائی کو صیندہ کے قریب جنگ فرانسیسی دستے تھوڑے عرصہ کے لئے مقیم تھے شورش پیدا ہو گئی تھی جسکی وجہ سے اس قسم کی ہوائی کارروائی اختیار کرنی پڑی۔

— پیرس میں ایک ایسا اسکول بھی قائم ہے۔ جہاں کنوارے لڑکے اور لڑکیوں کو تعلقات زناشوئی کی عملی تعلیم دی جاتی ہے۔

— علاقہ روہر پر قبضہ کر کے فرانس نے ۲½ کروڑ پونڈ نفع حاصل کیا۔

— لنڈن کے باخبر حلقہ جات ایک بہت دلچسپ تجویز پیش کر رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ مسٹر چرچل کو اختیار ہے۔ کہ کوئلے کی کانوں کو جو مدد دی منظور ہوئی ہے۔ وہ رقم شراب پر ایک آنہ مزید ٹیکس لگا کر وصول کی جائے۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ اس طرح دو کروڑ پونڈ رقم ہاتھ آ جائے گی۔

— دارالعوام میں مسٹر ایچ۔ ڈے نے اس خط و کتابت کی طرف توجہ دلائی۔ جو حکومت بمبئی سے اس امر کے متعلق کی گئی ہے کہ یورپین لڑکیوں کو بمبئی سے پرتگالی ہند اور دیسی ریاستوں میں بداخلاقی کی اغراض کے لئے اغوا کر کے لیجانے کی رسم کو مسدود کیا جائے۔ ارل ونٹرٹن نے جواب دیا۔ کہ ایسی خط و کتابت میرے علم میں نہیں آئی۔ ایسے کوئی وجوہ نہیں ہیں۔ کہ جو یہ خیال کیا جائے۔ کہ ذمہ دار افسر ہندوستان میں اس کے متعلق ضروری تدابیر سے کام نہ لیں گے۔ اگر مسٹر ڈے کی خواہش ہو۔ تو مخصوص تحقیقات کیجا سکتی ہے۔

— اٹلی کے طیارہ "البیریا" نے ٹری پولی تک پرواز کی تھی اس نے ۲۴۰۰ سو میل کا سفر واپسی ۲۴ گھنٹہ میں طے کیا۔

— اگرچہ فرانس۔ اسپین اور غازی عبدالکریم کے درمیان کچھ عرصہ سے صلح کی گفت و شنید چل رہی ہے۔ مگر تاحال کوئی قابل ذکر نتیجہ نہیں نکلا ہے۔

— موٹر کار کے ٹائروں کی قیمت میں بقدر پندرہ فیصدی اور اندر کے ٹیوب کی قیمت میں بقدر بیس فیصدی اضافہ ہو گیا ہے۔

— سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے۔ کہ بارسلونا میں شاہی آمد پر جو سازش کی گئی تھی۔ اس کے سلسلہ میں سات اشخاص پر مقدمہ چل رہا ہے۔ انہوں نے یہ کوشش کی تھی۔ کہ ٹنل کے اندر شاہی ٹرین کو اڑا دیا جائے۔ اس سازش میں فریق انتہا پسندوں کا ہاتھ بتایا جاتا ہے۔

— اہل ریف سے جنگ کرنے کے لئے ۱۲۶ اسپین کے والنٹیر بھرتی ہوئے تھے۔ ان میں سے ۷ کا ارادہ بدل گیا۔ چنانچہ یہ دخانی کشتی سے جو کل کینیڈا کو روانہ ہونے والی تھی۔ کود کر فرار ہو گئے۔ ان میں سے پانچ تو گرفتار ہو گئے۔ دیگر بھاگ گیا۔

بعدالت چوہدری نعمت خاں صاحب بہادر بی اے سینئر سب جج۔ دھرم سالہ ضلع کانگڑہ

اپیل عدد ۲۱ سنہ ۱۹۲۵ء پیشی ۲۰-۸-۲۵

دھنی رام ولد ٹھاکر داس برہمن ساکن گڑو ہرہ تپہ گنگوٹ تحصیل دہرہ منگی۔ اپیلانٹ

بنام

ہری چند عرف گھوڑا ولد رونو برہمن ساکن اجن پنڈ لوہارہ تھانہ انب تحصیل اونہ ضلع ہوشیارپور

اپیل بنارا منی فیصلہ خواجہ غلام محمد صاحب بہادر اڈیشنل سب جج کانگڑہ

اپیل مندرجہ عنوان میں درخواست مدعی ہے کہ رسپانڈنٹ ہری چند مذکور تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے اصالتاً تعمیل نہیں ہو سکتی۔ اسلئے زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر رسپانڈنٹ مذکور ۲۰/۸/۲۵ کو بمقام دھرم سالہ حاضر ہو کر اصالتاً یا وکالتاً جوابدہی نہیں کرے گا تو اس کے خلاف یکطرفہ کارروائی عمل میں لائی جاویگی۔

۷/۸/۲۵

—— امیر فیصل ریگستانی راستے سے یورپ روانہ ہوئے (جہاں وہ اپنا علاج کرائیں گے) ان کی غیر حاضری میں انکی جگہ ان کے بھائی امیر سعید کام کریں گے۔ اور آئندہ ہفتہ میں لنڈن سے واپس آجائیں گے۔ امیر فیصل نے اپنی وداعی تقریر میں بیان کیا۔ کہ عراق انگلستان کے معاہدے کی مدت میں توسیع کا امکان ہے۔

—— وزیر خارجہ ترکی اور ان کی وزارت کے دیگر متعلقین نے پرانی ٹوپی ترک کر کے اپنی سرکاری و خصوصی زندگی میں نئی قسم کی ٹوپی کا استعمال شروع کر دیا۔

—— بالشویکی حکومت نے ایک اعلان کیا ہے کہ تمام اعلیٰ مدارس میں فوجی تعلیم کو لازمی قرار دیا جائے۔ اور اس میں یہ بات بھی شامل ہے۔ کہ ان طلبار کو باقاعدہ طور پر تین ماہ باقاعدہ فوج کے ساتھ رہ کر کام سکھایا جائے گا۔

—— برلن میں اعلان ہوا ہے۔ کہ کرپ کے کارخانے میں سوویٹ حکومت روس سے زراعتی مشینوں کے مہیا کرنے کے لئے فرمائش آئی ہے۔ اور ان مشینوں کی قیمت کا اندازہ تین لاکھ ۲۵ ہزار پونڈ لگایا جاتا ہے۔

—— مسٹر ہیرلڈ۔ وینڈربلٹ کی فرمائش کے مطابق ایک ہوائی جہاز نیویارک میں بنایا گیا ہے۔ اس ہوائی جہاز میں تین مسافر اور دو ہواباز ہوں گے۔ یہ جہاز محض عیش و عشرت کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ یہ سب سے پہلا جہاز ہے۔ جو اس مطلب کے لئے بنایا گیا ہے۔

—— قاہرہ میں آج کل ایک عجیب بحث کا چرچا ہے۔ کہ قرآن مجید کا ترجمہ غیر زبانوں میں جائز ہے یا نہیں۔ جامعہ ازہر کے ایک مفتی کے سامنے اس مسئلے کو پیش کیا گیا۔ تو آپ نے فیصلہ دیا۔ کہ جس قدر نسخے قرآن کے انگریزی ترجمے کے مصر آرہے ہیں سب ضبط کر لئے جائیں اور تلف کر دیئے جائیں۔ سرکردہ علماء ایک رائے پر متفق نہیں ہیں۔

—— لنڈن میں یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ سلطان ابن سعود کی فوجیں ارادہ کر رہی ہیں۔ کہ مدینہ منورہ اور بندرگاہ ینبوع کو امیر علی کے قبضہ . . . نکال لیں۔ تاکہ انہیں ساحل سمندر پر قبضہ حاصل ہو جائے۔ اور جدہ کی اہمیت دور ہو جائے۔

—— پیکنگ سے خبر آئی ہے۔ کہ چینی طالب علموں کی یہ تحریک کہ تمام برطانوی مشن اسکولوں اور کالجوں کو بائیکاٹ کر دیں کافی زور پکڑتی جارہی ہے۔

—— ماسکو کے ایک عظیم الشان محل میں سوویٹ گورنمنٹ کے ایجنٹوں کو ایک خزانہ ملا ہے۔ جس کی مجموعی قیمت کا اندازہ ۳ لاکھ پونڈ یعنی قریب ۷۵ لاکھ روپیہ کیا گیا ہے۔ حکام کا خیال ہے کہ یہ خزانہ یوسوپوف کے خاندان کا ہے۔ جس نے انقلاب سے پہلے فرار ہوتے ہوئے یہاں چھپا دیا تھا۔ عجائب خانہ کے منیجر اور محافظ کو ساڑھے ۳ ہزار روپیہ انعام ملا۔

—— لنڈن۔ ۶ر اگست۔ اخبار "ڈیلی ٹیلیگراف" کے سیاسی نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ سینور مسولینی کو اٹلی کے اس باشندہ کو افغانستان میں پھانسی دینے کا جو واقعہ پیش آیا تھا۔ اس کے متعلق اب اطمینان ہو گیا ہے۔ چنانچہ دول یورپ کی طرف سے کابل کا شکریہ ادا کیا گیا۔ جس میں برطانیہ پیش پیش تھا۔

ہندوستان کی خبریں

—— امسال پنجاب میں کل طالبات علم کی تعداد ۹۶ ہزار ہے گذشتہ سال ۹۳ ہزار تھی۔ گویا اس سال ۲۲ سو کا اضافہ ہوا ہے۔ اس تعداد کا اگر ہم پنجاب کی آبادی سے تناسب لگاتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں صرف ایک فی صدی عورتیں تعلیم پا رہی ہیں۔

—— گوردوارہ گنگسر جیتو کی زیارت کے لئے بے شمار عورتیں جیتو جا رہی ہیں۔

—— پنڈت نیکی رام شرما ایڈیٹر سندیش کو شری سوامی بھارتی کرشنا تیرتھ گوردھن پیٹھ کے نئے شنکر اچاریہ کے وکیل نے نوٹس دیا ہے۔ کہ ۱۳ر جولائی کے سندیش میں شری سوامی جی پر جو نکتہ چینی کی گئی ہے۔ اس کی تشریح کی جائے۔ اور اس میں مناسب اصلاح کی جائے۔ سندیش نے اگر یہ تسلیم نہ کیا۔ اور مقدمہ بازی کی نوبت پہنچی تو بڑی سنسنی پھیلے گی۔

—— بمبئی میں ایک ڈاکٹر کو عدالت نے ۳۰ دن قید سخت اور ایک صد روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔ الزام یہ ہے۔ کہ اس نے ایک نسخہ میں دوا غلطی سے ملا دی۔ مجسٹریٹ نے فیصلہ میں لکھا۔ کہ ایسی غلطی درگذر نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ یہ امن عامہ کا سوال ہے۔

—— سردار گوکل سنگھ صاحب مجسٹریٹ امرتسر کی عدالت میں ایک اکالی عورت نے زیر دفعہ ۳۲۳/۳۴۲ تعزیرات ہند استغاثہ دائر کیا ہے۔ کہ تین عورتوں نے کرپان کے ساتھ ان پر حملہ کیا

—— ہندوستان میں بچوں کی خوفناک شرح اموات پر ڈاکٹر این ایس ہارڈیکر نے ایک نہایت فاضلانہ مضمون لکھا ہے۔ جس میں آپ لکھتے ہیں:-

ہندوستان میں ۲۰ لاکھ سے زیادہ بچے ہر سال پیدا ہوتے ہی مر جاتے ہیں۔ چنانچہ سنہ ۱۹۲۲-۲۳ء کے متعلق گورنمنٹ ہند کی رپورٹ میں یہ تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ ہر سال ۲۰ لاکھ ہندوستانی بچے مر جاتے ہیں۔ اور جو زندہ رہتے ہیں۔ وہ عالم طفلی میں غیر صحت بخش حالات گردوپیش کی وجہ سے کمزور اور نحیف رہتے ہیں اگرچہ پیدائش کے رجسٹروں کے اندراجات بالکل صحیح نہیں ہوتے تاہم یہ اعتماد کے ساتھ کہا جا سکتا ہے۔ کہ ہندوستان میں جو بچے پیدا ہوتے ہیں۔ ان میں سے پانچ یا شاید چار میں سے ایک اپنی زندگی کے پہلے سال میں ہی فوت ہو جاتا ہے۔ گنجان آبادی والے خصوصاً کارخانے والے شہروں میں شرح اموات اس سے بھی زیادہ ہے۔ اس کے مقابلہ میں دیگر مہذب ممالک میں بچوں کی اموات کی شرح کیا ہے۔ اس کا ہم سنہ ۱۹۲۱ء کے اعداد دیگر مقابلہ کرتے ہیں۔ یہ شرح فی ہزار ہے۔ کرچیانا ۸۵ نیویارک ۷۱ لنڈن ۸۰۔ ہمبرگ ۹۵ برلن ۱۳۵۔ کولون ۱۴۰ واٹمنا ۱۴۶ بمبئی ۶۶۶ سنہ ۱۹۲۲ء اور سنہ ۱۹۲۳ء میں بمبئی میں شرح اموات کم ہو کر ۴۰۰ سے کچھ ہی زیادہ رہ گئی ہے۔ لیکن یہ دیگر شہروں کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہے۔

ڈاکٹر ہارڈیکر صاحب اس خوفناک اور روز افزوں شرح اموات کے وجوہات بتلاتے ہیں۔ وہ حسب ذیل ہیں:

(۱) ہماری عورتیں بچوں کی پرورش اور دائی جنائی کے کام سے ناواقف ہیں (۲) ماؤں کی اور ان کی طرف سے بچوں کی نامناسب پرورش اور ان کو مناسب کھانا نہ ملنا (۳) ماؤں کی طرف سے بچوں کی مناسب نگہداشت نہ کیا جانا۔ لیکن ڈاکٹر صاحب کی رائے میں سب سے بڑی وجوہات چھوٹی عمر میں شادی۔ تعلیم کا نہ ہونا اور لوگوں کی شدید مفلسی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں۔ کہ اگرچہ اسمبلی اور کونسلیں بھی اس خرابی کے دور کرنے کے متعلق بہت کچھ کر سکتی ہیں۔ تاہم اگر اس ملک کے مرد اور خصوصاً عورتیں اس کے انسداد کی کوشش کریں۔ تو بہت کچھ ہو سکتا ہے۔

—— کان پور میں راجہ صاحب "تروا" کی صدارت میں ہندو کانفرنس کا جلسہ ہوا۔ اور اس میں مسلمانوں کے لئے دلچسپ تجویزیں پاس کی گئیں۔ ہندو کسی مسلمان کو نوکر نہ رکھیں۔ علی برادران، خواجہ حسن نظامی اور مولانا عبد الباری کو شدھی کی دعوت دی جائے۔ مسلمانوں کے تہواروں میں چماروں بھنگیوں کو دلچسپی نہ لینا چاہیئے۔ لیکن مورتی پوجن کرنی چاہیئے اور مسلمانوں کو سلام بھی نہ کرنا چاہیئے۔ اسکول میں مہتروں کی اولاد کو تعلیم حاصل کرنے کی اجازت دی جاوے۔

—— نابھہ ۷ر اگست۔ مسٹر ولسن جانسٹن ناظم نابھہ کو دیوانے کتے نے کاٹ کھایا ہے۔ آپ علاج کرانے کے لئے پاسچر انسٹی ٹیوٹ کسولی کو روانہ ہو گئے ہیں۔